https://www.ashrafia.net

ماهنامه
مئی ۲۰۲۵ء

الاشرف

کراچی
Reg. # MC 742
Web: www.ashrafia.net

بیادگار امام العارفین زبدۃ الصالحین حضرت غوث العالم
محبوب یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

یوم اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ
13 ذیقعدۃ

- درسِ قرآن
- درسِ حدیث
- حضور نبی کریم ﷺ سب کے لیے رحمت
- تقریبِ ختمِ بخاری... (قسط: آخری)
- راہِ طریقت
- میرے پیر و مرشد میری نظر میں...

بانی اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ

ماھنامہ

الاشرف

کراچی

اسلامی تعلیمات اور روحانی اقدار کا علمبردار
پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کا واحد ترجمان

اے اشرف زماں زمانہ مدد نما
درہائے بستہ را زکلید کرم کشا

(رجسٹرڈ نمبر MC 742)

ذیقعدۃ الحرام ۱۴۴۶ھ
مئی ۲۰۲۵ء جلد نمبر ۴۶ شمارہ نمبر ۵

بیاد گار بزرگان محترم

غوث العالم تارک السلطنت محبوب یزدانی حضرت مخدوم میر اوحد الدین سلطان
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ
سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

بانی

اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ
سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

روحانی سرپرست

قائد ملت حضرت علامہ
سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر (بھارت)

ایڈیٹر

ابو المکرم ڈاکٹر **سید محمد اشرف** جیلانی
سجادہ نشین
درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

سب ایڈیٹر

صاحبزادہ **حکیم سید اشرف** جیلانی

فون نمبر:
0321-9258811
021-36600676

مقامِ اشاعت
درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی۔ 74600

قیمت =/40 روپے
سالانہ =/400 روپے

نگراں انتظامی امور : سید محبوب اشرف جیلانی
مشاورت : سید اعراف اشرف جیلانی

پروف ریڈر
مولانا عرفان اشرفی
مقصود اویسی / نعمان اشرفی

ڈیزائننگ اینڈ کمپوزنگ
محمد ابراہیم اشرفی
محمد اجواد عطاری

سرکولیشن
محمد بلال اشرفی / محمد قدیر اشرفی
محمد ثاقب اشرفی

پرنٹر و پبلیشر: ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے الاشرف آفسٹ پرنٹنگ پریس، ناظم آباد سے چھپوا کر شائع کیا

https://www.ashrafia.net

ماہنامہ الاشرف

اس شمارے میں

حمد و نعت	جناب مظفر وارثی صاحب، جناب واصف کاظمی صاحب	3
آغازِ گفتگو	ایڈیٹر	4
درسِ قرآن	حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	7
درسِ حدیث	حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	9
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے لیے رحمت	حضرت علامہ سید سعادت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ	11
نظریۂ ختمِ نبوت اور تحذیر الناس... (قسط:۵)	شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ	15
دورِ افتادہ کے قلبی جذبات	جناب سیدہ قرۃ العین اشرف صاحبہ (امریکہ)	18
تقریبِ ختمِ بخاری... (قسط: آخری)	ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی	20
راہِ طریقت	اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہٗ	22
حضرت سید مخدوم علی احمد صابر کلیری علیہ الرحمہ... (قسط:۲)	ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی	24
میرے پیر و مرشد میری نظر میں...	جناب اسلم الرحمٰن اشرفی صاحب	28
قیامت کی نشانیاں	حضرت علامہ مولانا بدر القادری رضوی مصباحی (ہالینڈ) علیہ الرحمہ	30
تذکرۂ علمائے اشرفیہ.. حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ (قسط: آخری)	ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی	32
کیا ہم ظالم نہیں؟	جناب حنظلہ اشرفی صاحب	37
عرفانِ شریعت.. ذیقعدہ کے فضائل و مسائل	حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ	41
تبصرہ ''تقیید العلم''	صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی (ریسرچ اسکالر)	43
سر کا درد	شہیدِ وطن جناب حکیم محمد سعید (مرحوم)	44
الاشرف نیوز	صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی	46

https://www.ashrafia.net

باری تعالیٰ

حمد

جناب مظفر وارثی صاحب

ہر سحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے
سبزہ و گُل کھلیں سینہ سنگ سے
گونجتا ہے جہاں تیری آہنگ سے
جس نے کی جستجو مل گیا اُس کو تو
سب کا تُو رہنما، اے خدا، اے خدا، اے خدا

ہر ستارے میں آباد ہے اِک جہاں
چاند ، سوج تیری روشنی کے نشاں
پتھروں کو بھی تُو نے عطا کی زباں
جانور آدمی کر رہے ہیں سب ہی تیری حمد وثناء
اے خدا ، اے خدا ، اے خدا

سونپ کر منصبِ آدمیت مجھے تُو نے
بخشی ہے اپنی خلافت مجھے
شوقِ سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے
ہے میرا سر تیری دہلیز پر اور ہے یہی التجاء
اے خدا ، اے خدا ، اے خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ رسول

جناب واصف کاظمی صاحب

بس ایک بار ہی جالی کو چوم آؤں میں
ہے آرزو یہ سعادت ، کبھی تو پاؤں میں

خیال آپ کا آنے سے پہلے ہی آقا
دیارِ دل کا ہر اِک راستہ سجاؤں میں

میں آؤں روضۂ اقدس پہ حاضری کے لیے
غمِ فراق پھر اپنا وہاں سناؤں میں

عجیب نور کا عالم دکھائی دیتا ہے
خیال گنبد خضرا جو دل میں لاؤں میں

سوائے آپ کی اُلفت کے کچھ نہیں اس میں
جو ہو سکے تو یہ دل چیر کے دکھاؤں میں

جب آئے زیست میں کوئی بھی غم کی کالی رات
چراغِ حبِ نبی راہ میں جلاؤں میں

میں بخشا جاؤں گا محشر میں ہے یقیں واصفؔ
جگہ حضور کے قدموں میں کاش پاؤں میں

https://www.ashrafia.net

آغازِ گفتگو

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہٗ کی ”۲۰ ویں سالانہ فاتحہ“

ایڈیٹر

خانوادۂ اشرفیہ کی عظیم علمی و روحانی شخصیت سیدی وسندی مرشدی ووالدی اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی بیسویں سالانہ فاتحہ درگاہِ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی میں نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہورہی ہے۔ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کو ظاہری طور پر ہم سے رخصت ہوئے ۲۰ سال گزر چکے ہیں لیکن روحانی طور پر وہ آج بھی ہمارے ساتھ ہیں اور قدم قدم پر رہنمائی فرمارہے ہیں۔ خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا، ان کے ملفوظات کو سننے اور ان کے معمولات کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ پاکستان اور ہندوستان میں جتنے بھی مشائخ سلسلۂ اشرفیہ ہیں ان سب کو دیکھا، ان کی نشست و برخاست کو دیکھا، سفر و حضر میں ساتھ رہ کر بھی دیکھا لیکن جو کیفیت اور جو طریقہ والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا دیکھا وہ چیز کسی میں نظر نہیں آئی۔ روحانیت کے حصول میں کوشش پھر اس کو قائم رکھنے کے لیے معمولات پر استقامت اور مشن کی تکمیل کے لیے رات دن محنت یہ انہیں کا حصہ تھا۔

۱۹۶۱ء میں راقم کے جدِّ اعلیٰ قطب ربانی حضرت ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے وصال فرمایا۔ اس وقت درگاہ شریف میں کوئی عمارت نہیں تھی۔ والدِ گرامی جب پہلی مرتبہ یہاں رونق افروز ہوئے تو درخت کے نیچے چٹائی بچھا کر بیٹھے، چاروں طرف درخت و جھاڑیاں تھیں۔ **ایک ولی زمین کے اندر اور ایک ولی زمین کے اوپر تھا۔** آہستہ آہستہ مخلوقِ خدا آنا شروع ہوئی۔ والدِ گرامی نے انتہائی نامساعد حالات میں مشن کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے **”جامع مسجد قطب ربانی“** قائم کی اور خود نماز پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا اور پھر اپنے ایک مرید فیض محمد اشرفی کو امامت کے لیے مقرر کیا۔ مسجد قائم ہوتے ہی لوگ آنا شروع ہوگئے، پانچ وقت نماز شروع ہوگئی، جمعہ کی نماز والدِ گرامی خود پڑھاتے تھے۔ پھر آپ نے محلّے کے بچوں کو پڑھانے کے لیے ایک حافظ کا تقرر کیا۔ اسی طرح **”جامعہ طاہر اشرف“** کی بنیاد پڑی۔ مسجد کی چھت اس وقت سیمنٹ کی چادروں کی تھیں۔ آہستہ آہستہ تعمیرات ہوتی رہی، لوگ آتے رہے، فیض حاصل کرتے رہے کیونکہ حضرت

https://www.ashrafia.net

اشرف المشائخ قدس سرہ نے نہایت خلوص کے ساتھ اس مشن کا آغاز کیا تھا۔اس لیے اللہ تعالیٰ کا کرم اس کے حبیب ﷺ کی نگاہِ کرم اور بزرگانِ سلسلۂ اشرفیہ کے روحانی تصرفات آپ کے ساتھ ہوگئے۔(۴۴) چوالیس سال آپ اس درگاہ کے سجادہ نشین رہے اور ان چوالیس سالوں میں جامع مسجد قطب ربانی، مقبرہ شریف، محفل خانہ اور درگاہ شریف اور دیگر عمارات کی تعمیرات ہوئیں۔آپ نے علماء و مشائخ سے بھی رابطہ رکھا اور ہر سال عرسِ مبارک کے موقع پر اہلسنت کے جید علماء کو خطاب کے لیے بلایا۔آپ کے دور میں اکابر علماء و مشائخ نے درگاہ شریف کی محافل میں شرکت کر کے اپنے خطابات سے لوگوں کو مستفیض کیا۔آپ کی روحانی شخصیت کو دیکھتے ہوئے بڑے بڑے علماء نے آپ سے خلافتِ اشرفیہ حاصل کی۔حضرت قبلہ نے نہ صرف ان کو خلافت عطا کیں بلکہ خصوصی وظائف، نقوش اور دیگر اہم چیزوں کی اجازت بھی عطا فرمائی۔اس طرح آپ کا یہ فیض پاکستان سے نکل کر ہالینڈ، انگلینڈ، ساؤتھ افریقہ گیانہ، سری نام، متحدہ عرب امارات، موزمبیق، اور دیگر ممالک تک پہنچا۔جہاں آپ کے خلفاء آج بھی تبلیغِ دین میں مصروف ہیں۔جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ اشرف المشائخ قدس سرہ نے کس طرح دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں اہم کردار ادا کیا اور اس کے لیے لوگوں کی کردار سازی فرمائی یعنی اپنی صحبتِ بافیض سے ایسے لوگوں کو تیار کیا جو کہ آج دنیا کے مختلف ممالک میں مسلکِ اہلسنت وجماعت کی ترویج واشاعت میں مصروف ہیں۔والدِ گرامی نے اپنی اولاد کی بھی اسی طرح تربیت فرمائی۔الحمدللہ! ہم پانچ بھائی ان کی نگاہِ کرم اور تربیت کی وجہ سے عالمِ دین ہیں اور اپنے اپنے مقامات پر دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ہم جو کچھ ہیں انہی کی نگاہِ کرم سے ہیں اور آئندہ بھی جو کچھ کریں گے۔انہی کی تربیت، فیض اور روحانی تصرف کے نتیجے میں کریں گے۔آپ نے یہ فرمایا تھا کہ: ”میں اس دنیا سے جانے کے بعد بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور روحانی طور پر تمہاری مدد کروں گا“ اور حقیقتِ حال یہی ہے کہ ہم نے کبھی بھی ان کو اپنے سے جدا نہیں سمجھا، جب بھی کوئی ایسا موقع آیا کہ جس کی وجہ سے پریشانیاں ہوئیں تو ان کے روحانی تصرفات نے مدد فرمائی اور وہ مشکل دور ہوگئی راقم نے یہ کوشش کی جو ادارے انہوں نے قائم فرمائے وہ جاری رہیں۔ملتان میں درسگاہِ اشرفیہ، ہالینڈ میں مرکزِ اشرفیہ نیدرلینڈ، ساؤتھ افریقہ میں مدرسہ اشرفیہ تعلیماتِ اسلامیہ اس کے علاوہ دیگر ادارے اور مدارس جو والدِ گرامی نے قائم فرمائے تھے۔الحمدللہ! نہ صرف یہ کہ قائم ہیں بلکہ ان میں مزید اضافہ ہوا ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ان کی مزید شاخیں پاکستان کے شہروں اور پاکستان کے باہر دیگر ممالک میں بھی قائم کی جائیں تا کہ سلسلۂ اشرفیہ کا فیض شرق سے غرب تک پھیل جائے۔الحمدللہ! اس سلسلے میں کافی کامیابی ہو چکی ہے اس مشن کی تکمیل کے سلسلے میں راقم کے برادران زینت المشائخ صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی زیدہ مجدہ، صدر المشائخ صاحبزادہ

https://www.ashrafia.net

سید اعراف اشرف جیلانی زیدہ مجدہ، نور المشائخ صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف جیلانی زیدہ مجدہ، صاحبزادہ حافظ سید جمال اشرف جیلانی علیہ الرحمہ نے راقم کی مدد کی اور اپنے مفید مشروں اور تجاویز سے نوازا اور الحمدللہ! اب بھی ان کا تعاون میرے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت عطا فرمائے اور صاحبزادہ حافظ سید جمال اشرف جیلانی علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے آمین

راقم کے صاحبزادگان، صاحبزادہ حافظ سید مکرم اشرف جیلانی اور صاحبزادہ حافظ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی۔ الحمدللہ! یہ دونوں حافظِ قرآن و عالمِ دین ہیں اور جامعہ طاہر اشرف میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سمنانی ویلفیئر (ٹرسٹ) میں بھی پوری ذمہ داری کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مساجد میں جمعہ کی خطابت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

تیسرے صاحبزادے سید شایان اشرف جیلانی علمِ دین کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عالمِ باعمل بنائے۔ صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی زیدہ مجدہ کے بڑے صاحبزادے حافظ سید حسین اشرف جیلانی بھی عالمِ دین ہیں اور نیویارک، امریکہ میں ایک مسجد میں خطابت و امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جب کہ صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی کے تمام صاحبزادگان علمِ دین حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔

صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف جیلانی زید مجدہ کے بڑے صاحبزادے سید مجتبیٰ اشرف جیلانی سے الحمدللہ! اس سال قرآن کریم حفظ کر لیا ہے اور اب درسِ نظامی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ صاحبزادہ حافظ سید جمال اشرف جیلانی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے سید وجاج اشرف جیلانی حفظِ قرآن میں مصروف ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو چراغ سے چراغ جلنے کا اہتمام ہو رہا ہے یہ سب فیض و نگاہِ کرم ہے والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکپائے مخدوم سمنانی

ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، فردوس کالونی، کراچی

اسلاف کی اتباع کرو

حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"اپنے اسلاف پر نظر رکھو اور انہی کے طریقے پر چلو ہمیشہ ہر جگہ باعزت باوقار رہو گے اور اگر ان سے ہٹ کر چلو گے تو ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے"۔ (راحت السالکین، ص: ۳۰)

https://www.ashrafia.net

درسِ قرآن

حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی علیہ الرحمہ

پارہ نمبر ۶ سورۃ المآئدہ آیت نمبر: ۷۰ تا ۷۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡہِمۡ رُسُلًا ؕ کُلَّمَا جَآءَہُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَہۡوٰۤی اَنۡفُسُہُمۡ ۙ فَرِیۡقًا کَذَّبُوۡا وَ فَرِیۡقًا یَّقۡتُلُوۡنَ (۷۰) وَ حَسِبُوۡۤا اَلَّا تَکُوۡنَ فِتۡنَۃٌ فَعَمُوۡا وَ صَمُّوۡا ثُمَّ تَابَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ ثُمَّ عَمُوۡا وَ صَمُّوۡا کَثِیۡرٌ مِّنۡہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بَصِیۡرٌۢ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ (۷۱)

ترجمہ: بے شک لیا ہم نے بنی اسرائیل سے عہد اور ان کی طرف بھیجے ہم نے رسول جب کبھی آیا ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر جو ان کی خواہش نفس کے خلاف تھی ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ انہیں کوئی سزا نہ ہوگی تو اندھے اور بہرے ہو گئے پھر توبہ قبول کی ان کی پھر اندھے بہرے ہو گئے ان میں کے بہت اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔

لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ

بنی اسرائیل سے وہ عہد لینا مراد ہے جو ان میں تشریف لائے ہوئے انبیائے کرام نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق لیا اور اس امر کی اتباع پر جو ان کے لیے جائز اور ناجائز پر نازل ہوا اور توحید کے اعتراف پر اور تمام شرائع اور احکام مکتوبہ فی التورات پر لیا۔

اسرائیل یعقوب علیہ السلام کا نام ہے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ میثاق: تین عہد لیے گئے:

ایک عہد: رب تعالٰی کی ربوبیت کا ہے۔

دوسرا عہد: انبیائے کرام سے حضور جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا ہے۔

تیسرا عہد: اہل کتاب سے کتب الٰہیہ کی تبلیغ کرنے کا ہے۔

پھر وَ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡہِمۡ رُسُلًا ان کی طرف بہت سے انبیاء کرام مبعوث کیے جن کو وہ جانتے ہوئے اور ان کے ساتھ موعظت وتذکیر اور ان کے دین پر اتباع کا معاہدہ کیا۔

رَسُوۡلٌ سے مراد انبیائے کرام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقریباً دو ہزار سال کا فاصلہ ہے اس دوران میں ایک ہزار پیغمبر تشریف لائے، جو سب بنی

https://www.ashrafia.net

اسرائیل سے تھے، جن میں سے بعض کا نام قرآن کریم میں موجود ہے، جیسے حضرت داؤد وسلیمان وزکریا وغیرہ علیہم السلام بعض کے نام حدیثِ پاک میں آگئے، جیسے شعیا، ارمیا، یوشع علیہم السلام

كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُولٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ

تو جو رسول تشریف لایا ان احکام کے ساتھ جس سے ان کا نفس اور خواہش مخالف تھے اور احکامِ شرعیہ کا اتباع انہیں مشقت کی وجہ سے شاق گزرا اور ان کی ہوائے نفسانی نے اسے برداشت نہ کیا

كلما جاءهم ورسول من اولئك الرسل بما لا تحبه انفسهم المنهمكة في الغي والفساد من الاحكام الحقيقة والشرائع عصره وعادوه

جب بھی ان رسولوں میں سے کوئی رسول ایسی چیز لے کر آیا احکامِ حقیقت وشرائع میں سے جس کو ان کے فساد اور گمراہی میں غرق شدہ نہ چاہتے تھے تو انہوں نے اس کی مخالفت بھی کی اور اس سے دشمنی بھی کی۔ یہ آیتِ کریمہ کا مفہوم ہے تو ان میں دو فریق ہو گئے۔

فَرِيْقًا كَذَّبُوْا ایک فریق ان احکام کو ہی جھٹلاتا رہا۔

وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ (۷۰) اور دوسرا فریق انبیاء کے قتل میں پڑ گیا۔

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

اور اپنے گمان میں یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان پر اس فعل قبیح کی وجہ میں کسی قسم کا عذاب نہ ہوگا تو فَعَمُوْا اندھے ہو گئے دین سے اور اس ہدایت سے جو انبیاء نے انہیں کی۔

وَصَمُّوْا اور بہرے ہو گئے، استماعِ حق سے اس میں اشارہ ہے اس پہلی گمراہی کی طرف جو بنی اسرائیل میں ہوئی اور احکام توریت کی مخالفت کی اور محارم پر آمادہ ہو گئے اور حضرت شعیا علیہ السلام کو شہید کر ڈالا اور ایک قول ہے کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کو محبوس کیا۔

ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

پھر توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور بابلی یمنی جو ایک مدت طویل تک جو بخت نصر بابلی کے قہر میں گھر ہوئے تھے اس سے نجات دی اور ایک زبردست بادشاہ ملوک فارس سے بیت المقدس کی طرف بھیجا۔ جس نے تمام عمارتیں صحیح کیں اور بنی اسرائیل اپنی سابقہ آزادی میں آئے۔

ایک قول یہ ہے کہ بمن بن اسفندیار کے دل میں ان پر رحم ڈالا اور اس نے بخت نصر بابلی کے مظالم سے نجات دلا کر حضرت دانیال علیہ السلام کو ان پر بھیجا اور ان کی گئی ہوئی عظمت واپس آئی۔ جس کا تذکرہ دوسرے مقام پر بھی ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ

جب آزادی کی نعمت سے بہرور ہو گئے، تو پہلی غلامی اور ذات بھول گئے اور ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا پھر اندھے بہرے ہو گئے یہ دوبارہ کی شرکسی کی طرف اشارہ ہے۔ جس ضلالت وگمراہی میں حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا۔

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ (۷۱)

اور اس خیال والے ان میں اکثر تھے اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔ (روح المعانی)

https://www.ashrafia.net

درسِ حدیث

حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُکُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰی فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ.

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ اِنِّیْ اُطِیْلُ ذَیْلِیْ وَاَمْشِیْ فِی الْمَکَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَا الْمَرْاَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

وَعَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَ الرُّکُوْبِ عَلَیْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ.

وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ ابْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اَنْ تُفْتَرَشَ.

وَعَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ اَنَّهٗ کَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: ''جب تم میں سے کوئی اپنے جوتے سے پلیدی کو روندے تو مٹی اس کے لیے پاکی ہے'' (۱) (ابوداؤد) اور ابن ماجہ کی روایت میں اس کے معنی ہیں۔

روایت ہے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان سے کسی عورت نے کہا: میرا دامن لمبا ہے اور میں گندی جگہ میں چلتی ہوں آپ بولیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسے بعد والی زمین پاک کردے گی (۲) (مالک، احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی) ان دونوں نے کہا کہ: وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف کی اُمِ ولد تھیں (۳)

روایت ہے حضرت مقدام ابن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے (۴) فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پہننے اور اس پر سوار ہونے سے منع فرمایا (۵) (ابوداؤد، نسائی)

روایت ہے حضرت ابی الملیح ابن اُسامہ رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد سے (۶) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا (۷) (احمد، ابوداؤد، نسائی) ترمذی اور دارمی نے یہ بڑھایا یہ کہ بچھایا جائے۔

https://www.ashrafia.net

روایت ہے حضرت ابی الملیح رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے درندوں کے چمڑوں کی قیمت کو ناپسند جانا (۸) (ترمذی)

شرح:

(۱) یہاں نجاست سے سوکھی ناپاکی مراد ہے یعنی اگر جوتے یا چمڑے کے موزے سے سوکھی ناپاکی لگ جائے تو آئندہ چلنے کی وجہ سے وہ الگ ہوجائے گی، نیز اگر گیلی ناپاکی بھی جوتے وغیرہ میں لگ کر سوکھ جائے وہ بھی زمین سے رگڑ کھا کر پاک ہوجاتی ہے مگر تر ناپاکی جب تک کہ تر رہے رگڑ سے پاک نہیں ہوسکتی، نیز غیرول والی نجاست جیسے پیشاب یا شراب اگر جوتے یا موزے میں لگ کر سوکھ جائے تو بغیر دھوئے پاک نہیں ہوگا، یہ حدیث مجمل ہے اس کی تفصیل کتب فقہ سے معلوم کرو۔

(۲) یہ حدیث محدثین کے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ ابراہیم کی اُم ولد مجہول ہیں۔ علماءِ اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ ناپاک کپڑا بغیر دھوئے پاک نہیں ہوسکتا۔ چونکہ یہ حدیث صحت کو پہنچتی ہی نہیں، نیز اجماعِ اُمت بھی اس کے خلاف ہے۔ لہٰذا احادیث میں تاویل کی ضرورت نہیں اور ہوسکتا ہے کہ اس حدیث میں سوکھی ناپاک مراد ہو یعنی اگر کپڑے سے سوکھا گوبر وغیرہ لگ گیا تو آگے جا کر جدا ہوجائے گا کپڑا پاک ہوجائے گا (۳) ان کا نام حُمَیْدَۃ تھا ان کے حالات زندگی کا پتا نہیں ملا۔

صحابی کا تعارف:

(۴) آپ مشہور صحابی ہیں، اہل شام سے ہیں، قبیلہ بنی کندہ سے ہیں، شامیوں کا وفد اسلام لانے کے لیے جو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس میں آپ بھی تھے، حمص میں قیام رہا، ۸۷ھ میں شام میں وفات پائی (۵) اس لیے نہیں کہ وہ نجس ہیں بلکہ اس لیے کہ اس سے تکبر وغرور پیدا ہوتا ہے اور یہ ممانعت تنزیہی ہے۔ درندوں کی کھال پر سوار ہونا، بیٹھنا ان کی پوستین پہننا وغیرہ سب مکروہ وتقویٰ کے خلاف ہے۔

صحابی کا تعارف:

(۶) آپ رضی اللہ عنہ کا نام عامر ابن اسامہ ابن عمیر ہے، ہُذلی ہیں جلیل الشان تابعی ہیں، آپ کے والد اسامہ صحابی ہیں (۷) اس کی شرح پہلی حدیث میں گزر چکی، یعنی ان پر بیٹھنے، سوار ہونے پہننے سے منع فرمایا اور ممانعت تنزیہی ہے۔

(۸) پکانے سے پہلے، کیونکہ وہ نجس ہے اس کی بیع جائز نہیں یا پکانے کے بعد بھی۔ اس صورت میں یہ ابوالملیح کا اپنا مذہب ہے تمام آئمہ کے نزدیک جائز ہے۔ یہ روایت ترمذی کی ہے مگر مصنف کو نہ ملی اس لیے انہوں نے یہاں سفیدی چھوڑ دی ہے۔

باطنی آنکھ

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے فرمایا کہ:

’’باطنی مناظر دیکھنے کے لیے باطنی آنکھ کا کھلنا ضروری ہے کیونکہ باطنی مناظر اس ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھے جاسکتے اور باطنی آنکھ کھلنے کے لیے قلب کا روشن ہونا ضروری ہے‘‘۔

(راحت السالکین، ص: ۳۶)

گوشۂ سیرت

حضور نبی کریم ﷺ سب کے لیے رحمت

حضرت علامہ سید سعادت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(پارہ:۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر: ۱۰۷)

یہ قرآن کریم کے سترہویں پارے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب اور ہمارے آقا ﷺ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ ''رحمۃ للعالمین'' ہیں یعنی نبی اکرم ﷺ کی ذات! مخلوق کے لیے رحمت ہے جب کہ اللہ خود ''رب العالمین'' ہے۔ یعنی اپنی تمام مخلوق کا پالنے والا ہے ان دونوں باتوں پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ خدا تو ہر چیز کا رب ہے اور خدا کے محبوب ہر چیز کے لیے رحمت ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر چیز کی پرورش رحمت ہی کی وجہ سے ہوتی ہے یعنی ہر پالنے والا جس چیز کو پالتا ہے صرف اس لیے پالتا ہے کہ اس کے اندر رحمت کی خوبی ہوتی ہے۔ جیسے ماں باپ اولاد کے لیے ہر قسم کی مصیبت اور تکلیف برداشت کرتے اور اس کو پالتے ہیں۔ صرف اس لیے کہ ان کے دل میں اولاد کے لیے رحمت ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ کے دل میں اللہ تعالیٰ یہ رحمت کی خوبی نہ رکھتا تو ماں اپنی اولاد کے لیے مصیبت نہ اٹھاتی اور کوئی باپ اولاد کے لیے محنت و مشقت نہ کرتا، اسی طرح اللہ تعالیٰ جو حقیقت میں ہر چیز کو پالنے والا ہے، وہ ہر چیز کو اپنی رحمت کی وجہ سے پالتا ہے اور وہ رحمت حضرت محمد ﷺ ہیں جن کی وجہ سے خدا نے ہر چیز کو پیدا کیا وہ ہر چیز کو پالتا ہے اور روزی دیتا ہے اگر یہ رحمت نہ ہوتی تو خدا نہ کسی چیز کو پیدا کرتا اور نہ کسی چیز کو پالتا اور نہ کسی کو روزی ملتی جیسا کہ اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے:

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "لولاک لما خلقت الدنیا" اے نبی کریم ﷺ اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہیں کرتا۔

اس ارشاد کا مقصد بالکل واضح ہے کہ دنیا اور اس کی ہر چیز کی پیدائش اور پرورش کا ذریعہ حضرت محمد ﷺ کی ذات ہے۔

پھر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے دل میں اولاد سے پہلے رحمت کو پیدا فرمایا، اسی طرح اس نے ہر چیز کو پیدا فرمانے سے پہلے اپنی رحمت یعنی حضرت محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔

جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ

https://www.ashrafia.net

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:
اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو اپنے نور سے ہر چیز سے پہلے پیدا کیا اس وقت نہ لوح کو پیدا کیا اور نہ اور نہ جنت تھی اور نہ دوزخ تھی نہ فرشتے تھے نہ آسمان وزمین میں نہ سورج تھا نہ چاند تھا اور نہ جن تھے اور نہ انسان پیدا ہوئے تھے''
اس حدیث سے یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رب ہونے کو ظاہر کرنے سے پہلے اپنی رحمت یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور پھر یہ رحمت تمام جہانوں کی پیدائش کا سبب بنی جس کی وجہ سے ہم، آپ اور یہ تمام جہاں پیدا ہوئے۔ سب کے لیے رحمت ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا اور اس کو ثابت کرنے کے لیے بے شمار واقعات بھی بیان کیے جاسکتے ہیں لیکن یہاں اس سلسلے میں صرف چند باتیں عرض کی جاتی ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لیے رحمت ہیں جن میں مسلمان اور کافر سب شامل ہیں لیکن دونوں کے لیے رحمت ہونے میں فرق ہے جیسا کہ تفسیر مدارک میں ہے
''وہ مسلمانوں کے لیے رحمت ہیں دنیا اور آخرت میں، کافروں کے لیے صرف دنیا میں اس طرح رحمت ہیں کہ ان کی وجہ سے کافر دنیا کے عذاب سے نجات پا گئے''۔

مسلمانوں کے لیے:

مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لیے اس دنیا میں بھی رحمت ہیں اور آخرت میں بھی اس طرح کہ دنیا میں آکر آپ نے مسلمانوں کے لیے دعائیں کیں اور زندگی گزارنے کا ایک ایسا بہترین اور آسان طریقہ بتایا جو مسلمانوں کی ترقی وعزت کا ذریعہ ہے۔ اس طریقے کو جن مسلمانوں نے پوری طرح اختیار کیا انہیں ایسی عزت ملی کہ اپنے اور غیر سب ہی نے ان کی عزت کی۔ دیکھ لیجئے حضرت بلال، حضرت ابوہریرہ حضرت زید اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے پہلے معمولی لوگ تھے جن کو کوئی جانتا تک نہ تھا لیکن ان کو ایسی عزت ملی کہ ان کے حالات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اسی طرح حضرت امام اعظم ابوحنیفہ حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک، حضرت امام محمد حضرت سید عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہم اللہ ان تمام حضرات کی عزت کا ذریعہ صرف یہی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق اپنی زندگی گزاری۔ بہر حال آپ دنیا میں ہر مسلمان کے لیے اس طرح رحمت ہیں کہ جو بھی آپ کی فرمانبرداری اور محبت اختیار کرے تو اسے دنیا کی ہر نعمت نصیب ہو جاتی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لیے آخرت میں اس طرح رحمت ہیں کہ نیک مسلمانوں کو تو جنت ان کی محبت اور اطاعت کی وجہ سے ملے گی اور گنہگار اور خطا کار ان کی سفارش اور شفاعت سے بخشے جائیں گے۔

کافروں کے لیے:

آپ کافروں کے لیے اس طرح رحمت بنے کہ پچھلے نبیوں کی

https://www.ashrafia.net

نافرمانی جن لوگوں نے کی اللہ تعالی نے یا تو خود ان پر عذاب نازل فرما کر انہیں تباہ کر دیا یا نبیوں نے اپنے دشمنوں اور نافرمانوں کے لیے بددعا کی تو وہ برباد ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون اور اس کے ساتھیوں کو دریائے نیل میں غرق کر دیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے دشمنوں کے لیے بددعا کی۔

اللہ پاک نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرما کر تمام کافروں کو پانی ہوا کے طوفان سے تباہ کر دیا لیکن حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کے دشمنوں نے ستایا، گالیاں دیں، ان کے راستے میں کانٹے بچھائے، ان کو وطن سے نکالا۔ کیا کچھ نہ کیا پھر بھی آپ نے اپنے کسی دشمن کے لیے کسی بھی وقت بددعا نہیں کی کیونکہ آپ کافروں کے لیے بھی رحمت ہیں۔

غزوۂ اُحد میں آپ کو کافروں نے بہت تکلیف پہنچائی کہ آپ کے چہرے مبارک سے خون بہنے لگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھ کر گزارش کی اے اللہ کے رسول! "اُدْعُ علی الْمشرکین" ان کافروں کے لیے بددعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاتھ اٹھاؤ میں دعا کرتا ہوں۔ تم آمین کہو۔ نبی پاک ﷺ نے خدا سے دعا کی ترجمہ: اے رب! میری قوم کو معاف فرمادے یہ میرے مقام کو نہیں جانتے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ بددعا کرنے کے بجائے دشمنوں کے لیے دعا کر رہے ہیں تو حضور رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا:

"میں دنیا میں لعنت کرنے، بددعا کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ مجھے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے" یعنی جب میں رحمۃ اللعالمین تمام جہانوں کے لیے رحمت ہوں تو کافر بھی جہانوں میں شامل ہیں میں ان کی تباہی کے لیے کیسے ہاتھ اُٹھا سکتا ہوں۔

قرآن کریم میں موجود ہے کہ کافروں نے خود کہا:

ترجمہ: اے اللہ! اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور دردناک عذاب ہم پر لا۔

یعنی کافروں نے قرآن کریم کے خدائی کتاب ہونے کا انکار کیا اور کہا کہ اگر یہ قرآن خدائی کتاب ہے تو خدا کو چاہیے کہ ہمیں اسی طرح ہلاک و برباد کرے جیسے پہلے آسمانی کتابوں کا انکار کرنے والی قوموں کو برباد کیا تھا۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ تبارک و تعالی ان کو عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا کیونکہ آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں لہذا کافروں کو بھی آپ کی رحمت کا فائدہ نصیب ہوگا کہ ان کو دشمنی اور نافرمانی کے باوجود بھی تباہ و برباد نہیں کیا جائے گا۔

فرشتوں کے لیے:

بہر حال تاجدارِ رسالت مصطفٰے جانِ رحمت ﷺ مسلمانوں کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے بھی رحمت ہیں۔ آپ انسانوں کے لیے رحمت ہیں اسی طرح آپ فرشتوں کے لیے بھی رحمت ہیں۔

https://www.ashrafia.net

جانوروں کے لیے:

جہانوں میں جانور بھی شامل ہیں لہٰذا رحمۃ اللعالمین ﷺ کی رحمت کا حصہ جانوروں کو بھی نصیب ہوا جیسا کہ واقعات سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے دربار میں جانور حاضر ہو کر اپنا دکھ بیان کرتے تھے اور حضور ان کی تکلیفوں کو دور کر دیتے تھے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک جنگل سے گزرے تو آواز آئی: یارسول اللہ! یارسول اللہ! حضور ﷺ نے دیکھا تو ایک ہرنی جال میں پھنسی ہوئی پکار رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیوں پکارتی ہے؟ عرض کرنے لگی: "اُدن منی یارسول اللہ" اے اللہ کے رسول! ذرا قریب آیئے حضور ﷺ ہرنی کے قریب تشریف لے گئے اور پوچھا "ما حاجتك" تیری کیا ضرورت ہے۔ ہرنی عرض کرنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ میرے دو بچے ہیں جنہیں میں دودھ پلانے جا رہی تھی، راستے میں شکاری نے جال ڈال دیا اور میں پھنس گئی۔ میرے بچے میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ اے اللہ کے رسول! رحمۃ للعالمین مجھ پر رحم فرمایئے اور مجھے جال سے نکلوا دیجیے، میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: دودھ پلانے جاؤ اور واپس آ جا۔ حدیث میں ہے: ہرنی گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی۔ شکاری یہ سارا معاملہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ حضور ﷺ نے شکاری سے فرمایا: "اور اب تم اس ہرنی کو چھوڑ دو"۔ شکاری نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی دوڑتی چلی گئی اور کہتی جاتی تھی کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس واقعے سے جہاں یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہرنی کو حضور ﷺ کی رحمت کا فائدہ نصیب ہوا وہاں یہ بھی ثابت ہوا کہ ہرنی نے حضور ﷺ کا حکم مانا اور دوبارہ جال میں آ گئی۔ جس کا بدلہ یہ ملا کہ اس کو شکاری نے آزاد کر دیا تو اگر ہم گنہگار بھی اپنے گناہوں سے توبہ کر کے نبی کریم ﷺ کا حکم مانے تو وہ رحمۃ للعالمین ﷺ ہمیں قیامت کے دن جہنم کی آگ سے ضرور آزاد کرا دیں گے۔

بہرحال ان چند واقعات سے حضور ﷺ کی عام رحمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حضور ﷺ چونکہ خود رحمۃ للعالمین ہیں لہٰذا آپ ﷺ نے ہمیں بھی رحم کرنے کا حکم دیا۔

"جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا وہ ہمارے طریقے پر نہیں"۔

اس حدیث کو حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں فرماتا"۔

ان دونوں حدیثوں کا مطلب واضح ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ جس طرح خود ہر چیز کے لیے تھے، اسی طرح اپنے اُمتیوں کو یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحم اور محبت سے پیش آؤ، اگر تم لوگوں پر رحم نہیں کرو گے تو پھر تمہیں خدا سے بھی رحم کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔

....

https://www.ashrafia.net

قسط: ۵

نظریۂ ختمِ نبوت اور تحذیر الناس

شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی دامت برکاتہم العالیہ

گزشتہ سے پیوستہ:

وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون دجالون کلھم یزعمون انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لانبی بعدی (مشکوۃ)

میری اُمت میں سے تیس جھوٹے مکار ہوں گے، جن میں ہر ایک اپنے کو اللہ کا نبی گمان کرے گا، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اب آگے ملاحظہ فرمائیے:

حدیث نمبر ۲:

عن النبی ﷺ انہ قال لانبوۃ بعدی الا ماشاء اللہ قال ابو عمر یعنی الرویاو اللہ اعلم التی ھی جزء منھا کما قال علیہ السلام لیس یبقی بعدی من النبوۃ الا الرویا الصالحۃ۔

(قرطبی، زیر آیت خاتم النبیین)

حضور جانِ عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''میرے بعد نبوت کا کوئی حصہ نہ رہے گا لیکن وہ جو اللہ چاہے''۔

ابو عمر کہتے ہیں کہ (ماشاء اللہ) رویاء کی طرف اشارہ ہے، واللہ اعلم یہ رویاء جزء نبوت ہیں۔ جیسا کہ خود سرکار ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہیں رہے گا، رویاء صالحہ کے سوا''۔

حدیث نمبر ۳:

قال رسول اللہ ﷺ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی قال فشق ذلک علی الناس فقال ولکن المبشرات قالوا یا رسول اللہ وما المبشرات قال رؤیا الرجل المسلم وھی جزء من اجزاء النبوۃ وھکذا رواہ الترمذی۔

(تفسیر ابن کثیر، تحت آیت زیر بحث، بحوالہ امام احمد)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ: ''رسالت و نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا، اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی''۔ راوی کے بیان کے مطابق لوگوں پر یہ خبر شاق گزری تو سرکار نامدار ﷺ نے فرمایا: ''لیکن مبشرات باقی رہیں گے''۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مرد مسلمان کا خواب، جو اجزاء نبوت کا ایک جزء ہے''۔

ترمذی نے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے۔

https://www.ashrafia.net

حدیث نمبر۴:

قال رسول اللہ ﷺ لانبوة بعدی الا المبشرات قیل وما المبشرات یارسول اللہ قال الرؤیا الحسنة اوقال الرؤیا الصالحة

(تفسیر ابن کثیر تحت آیت زیر بحث، حوالہ امام احمد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''میرے بعد مبشرات کے سوا نبوت کا کوئی حصہ باقی نہ رہے گا۔ دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول یہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: ''اچھے خواب'' یا یہ فرمایا کہ: ''نیک خواب''۔

حدیث نمبر۵:

ارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون۔

(ابن کثیر: آیت زیر بحث، بحوالہ مسلم و ترمذی و ابن ماجہ)

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''مجھے تمام مخلوق کا رسول بنا کر بھیجا گیا اور انبیاء کی آمد کے سلسلے کو مجھ پر ختم کر دیا گیا''۔

حدیث نمبر۶:

انی عند اللہ لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته

(ایضاً: بحوالہ امام احمد)

سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: ''میں علمِ الٰہی میں اُسی وقت آخری نبی تھا جب کہ آدم آب و گل کی منزلیں طے کر رہے تھے''۔

حدیث نمبر۷:

انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعده نبی۔ (ایضاً: بحوالہ صحیحین)

حضور سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ: ''میں حاشر ہوں کہ بروز قیامت لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو''۔

امام نووی نے ''شرح مسلم'' میں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''لمعات'' اور ''مدارج النبوۃ'' میں، عاقب کا معنی یہی بتایا ہے کہ عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ "منتھی الادب" و "جواھر البحار" میں بھی یہی معنی مذکور ہے۔

حدیث نمبر۸:

انا محمد النبی الامی ثلاثا ولا نبی بعدی (ایضاً: بحوالہ امام احمد)

ایک بار حضورِ اکرم ﷺ بزمِ صحابہ میں تشریف لائے اور فرمایا: ''میں محمد نبی امی ہوں''۔ ایسے ہی تین بار فرمایا اور پھر فرمایا ''میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

حدیث نمبر۹:

انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبة ونبی الرحمة

(مسلم شریف، ج: ۲)

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں میں آخری نبی ہوں، میں حاشر ہوں، میں توبہ کا نبی ہوں اور میں رحمت کا نبی ہوں''۔

علامہ نووی نے ''شرح مسلم'' میں، علامہ نبہانی نے ''جواہر البحار'' میں، ملا علی قاری نے ''مرقات شرح مشکوۃ'' میں شیخ عبدالحق دہلوی نے ''اشعۃ اللمعات'' میں اور علامہ قسطلانی نے ''مواہب لدنیہ'' میں المقفی کا یہی معنی بتایا ہے کہ آپ

https://www.ashrafia.net

ﷺ آخری نبی ہیں۔ علامہ قسطلانی کے الفاظ یہ ہیں: فکان خاتمھم و آخر ھم یعنی حضور نبیٔ رحمت ﷺ انبیاء کو ختم فرمانے والے آخرالانبیاء ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰:

کانت بنواسرائیل تسوسھم الانبیاء کلماھلك نبی خلفه نبی وانه لانبی بعدہ۔ (بخاری ومسلم: کتاب الامارۃ)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: ''بنی اسرائیل کے امور کی تدبیر وانتظام ان کے انبیاء فرماتے رہے تو جب ایک نبی تشریف لے جاتے تو دوسرے ان کے بعد آجاتے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

حدیث نمبر ۱۱:

انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔

(سنن ابن ماجه، باب فتنه الدجال)

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں سب نبیوں کا پچھلا نبی اور تم سب اُمتوں سے پچھلی اُمت ہو''۔

حدیث نمبر ۱۲:

قال رسول الله ﷺ لعلی انت منی بمنزله هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدہ۔ (بخاری ومسلم واللفظ مسلم)

حضور جانِ عالم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: ''تجھے مجھ سے ایسی نسبت ہے جیسے ہارون کو موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

اس حدیث میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہوئے، جانِ دو عالم ﷺ کا یہ فرمانا کہ: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔ یہ اشارہ کر رہا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے ارشاد میں غیر تشریعی نبی کے بھی ختم ہو جانے کی اطلاع دے دی ہے۔ اس لیے کہ حضرت ہارون علیہ السلام غیر تشریعی نبی تھے۔ اب حاصل ارشاد یہ ہوا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں نہ تشریعی، نہ ایسا جیسے حضرت ہارون علیہ السلام تھے یعنی غیر تشریعی۔

ارشاد قرآنی وخاتم النبیین کا معنی مراد خلف وسلف اور خود سرکار رسالت ﷺ سے کیا منقول ہے؟ اس کی وضاحت کے لیے میں نے کتب احادیث وتفاسیر کا مختصر اور جامع انتخاب پیش کر دیا ہے۔ طوالت سے بچنے کے لیے احادیث کی اسناد سے کوئی تعرض نہیں کیا ہے، صرف حوالہ جات پر اکتفاء کیا ہے۔ جن کتابوں کے حوالے پیش کیے گئے ہیں، وہ خود اس قدر معتبر ومستند ہیں کہ ان میں کسی روایت کا بطور سند آجانا ہی اس کے قابل استناد ہونے کے لیے کافی ہے۔ اب جب ہم تمام ذکر کردہ تفاسیر واحادیث پر گہری نظر ڈالتے ہیں تو مندرجہ ذیل امور واضح طور پر سامنے آجاتے ہیں۔

۱) رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی کہ آپ ﷺ کا زمانہ، انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ ﷺ سب میں آخری نبی ہیں۔ یہ عوام کا خیال نہیں ہے بلکہ یہی رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے اور اسی پر صحابہ وتابعین اور تمام علمائے دین کا اجماع ہے۔ (جاری ہے)

https://www.ashrafia.net

دورِ افتادہ کے قلبی جذبات

جناب سیدہ قرۃ العین اشرف (امریکہ)

۷ ار دسمبر کو یہ خبر میرے اوپر بجلی بن کر گری ۔ اس دنیا میں میرے سب سے زیادہ چاہنے والے، شفقت ومحبت کا پیکر قبلہ ابا حضور ہم سے رخصت ہو گئے ۔ میرے سر سے پیارے والد کا سایہ اُٹھ گیا اور میں یتیم ہو گئی ۔ وہ ہم سب بہن بھائیوں سے اس طرح محبت کرتے کہ ہر ایک یہی سمجھتا کہ وہ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں ۔ مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے کبھی مجھے ڈانٹا ہو یا ناراض ہوئے ہوں ۔ وہ اپنی عبادات اور باہر کی مصروفیات کے باوجود ہمیں وقت دیتے ، ہمارے ساتھ مزاح کرتے اور شفقت فرماتے ۔ میری خوش قسمتی کہ انہوں نے مجھے پانچ بار عمرے کے مقدس سفر میں ساتھ رکھا ، وہاں کے ادب و آداب سکھائے ۔ ہر عمرے میں کوئی دو بھائی ضرور ساتھ ہوتے ۔ اس طرح میں نے امی حضور، ابا حضور اور تمام بھائیوں کے ساتھ بھی عمرہ ادا کیا ۔ وہاں کے خاص وظائف بتاتے عبادات کے ساتھ وہ جس بات کی زیادہ تلقین فرماتے وہ حرمین شریفین کا ادب تھا ۔ اس معاملے میں وہ بہت محتاط رہتے ان کے ہمراہ سفر کا الگ ہی مزا تھا ۔ عمرے کے علاوہ بھی انہوں نے ہمیں اندرون پاکستان کے سفر میں ساتھ رکھا ۔ جس شہر میں جانا ہوا میزبان کے گھر والوں کے ہمراہ ہمیں ان شہروں کی سیر گاہوں میں بھیجتے ، سیر کی اجازت کے ساتھ پردے کی تلقین بھی فرماتے ۔ ان کی خواہش تھی کہ میں عالمہ کا کورس کر لوں اس کے لیے انہوں نے اسلامک یونیورسٹی میں داخلہ کرایا اور جب میں سند لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ بہت خوش ہوئے اور اپنی وہ انگوٹھی جو عرصہ دراز سے ان کے پیارے پیارے ہاتھوں میں تھی اتار کر مجھے پہنا دی یہ میری خوش نصیبی ہے کہ ان کی یہ نشانی میرے ہاتھوں میں ہے

میں بہت چھوٹی تھی ابا حضور قبلہ اکثر دعوتوں اور محفلوں میں مجھے اپنے ساتھ لیجاتے ۔ جب ذکر شروع ہوتا تو لائٹ بند کر دی جاتیں اور اندھیرا کر کے اللہ ھو کی ضربیں لگاتے ، مجھے بہت خوف آتا ، میں ابا حضور کا بازو پکڑ کر بیٹھ جاتی تو سارا خوف ختم ہو جاتا ۔ شادی کے بعد جس دن صبح ہمیں میکے آنا ہوتا تو وہ ہمارا انتظار کرتے کہ میں ناشتہ بچیوں کے ساتھ کروں گا ۔ ان کی محبتیں اور شفقتیں بھلائی نہیں جا سکتیں ۔

https://www.ashrafia.net

جس دن ابا حضور کے وصال کی خبر سنی تو ایسا لگا کہ بہت بڑا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا، یقین نہیں آیا گھر فون کیا سید بھائی نے اٹھایا اور کہا کہ: عینی ابا حضور ہمیں چھوڑ کر چلے گئے، پھر جو میری حالت تھی وہ ضبط تحریر میں نہیں آسکتی، یقین نہیں آتا تھا، بس یہی الفاظ زبان سے نکل رہے تھے کہ میری ان سے بات کرادیں۔ ایک دفعہ ان کی آواز مجھے سنوادیں۔ میں اس سلسلے میں کم نصیب ہوں کہ آخری وقت میں ان کی خدمت نہ کرسکی اور نہ ہی ان کا آخری دیدار کرسکی۔ جب آخری مرتبہ ان سے فون پر بات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ کیسے ہیں؟ فرمانے لگے: تمہاری یاد میں تڑپ رہے ہیں۔ میں نے کہا: میں آجاتی ہوں یہاں دل نہیں لگ رہا، آپ بہت یاد آتے ہیں۔ فرمانے لگے: بیٹی! اپنا گھر دیکھو، تمہارا ویزا لگنے والا ہے پھر اللہ نے ان کی بات پوری کی تو میں نے فوراً پاکستان فون کیا۔ ابا حضور بات نہیں کرسکتے تھے میں نے امی کو بتایا ویزا کا سن کر وہ بہت خوش ہوئیں، ابھی میں فی جی آئرلینڈ سے امریکہ جانے کی تیاری کر رہی تھی تو یہ اندوہناک خبر ملی۔ ہم کہیں بھی جاتے تو ابا حضور سے عرض کرتے آپ حصار باندھ دیجئے گا اور ہم بے فکر ہو جاتے۔ جس دن میں امریکہ کے لیے روانہ ہونے لگی تو گھر فون کیا تو بے ساختہ منہ سے یہی نکلا کہ ابا حضور سے میرا حصار کروادیں۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اللہ سے میری حفاظت کی دعا کرنے والے تو اب اللہ کی بارگاہ میں پہنچ چکے ہیں۔

ہمارے گھر میں یہ قاعدہ تھا اور اب بھی ہے کہ کھانا سب ایک ساتھ کھاتے ہیں۔ ابا حضور بھی تشریف فرما ہوتے اس وقت ان کا موڈ بہت اچھا ہوتا میں کیونکہ سب سے چھوٹی ہوں، اس لیے سب بہت محبت کرتے ہیں۔ جب ہم دسترخوان پر ساتھ ہوتے تو بھائیوں میں کوئی نہ کوئی مجھ سے مذاق کرتا یا مذاقاً تنگ کرتا میں فوراً ابا حضور سے کہتی دیکھیں یہ مجھے تنگ کر رہے ہیں ابا حضور فرماتے: ''یہ میری لاڈلی بیٹی ہے، اسے کوئی تنگ نہ کرے یہ قرۃ العین ہے'' (میری آنکھوں کی ٹھنڈک)

اب سوچتی ہوں کہ اس طرح اب کون میری طرفداری کرے گا۔ ایک دن ان کی یاد بہت ستانے لگی۔ میں نے عرض کی: ابا حضور آپ نے فرمایا تھا: ''میرے بعد جب تمہیں کوئی پریشانی ہو تو میرے مزار پر آجایا کرنا''۔

میں تو بہت دور ہوں مجھے چین نہیں آتا یا تو آپ میرے پاس آجائیں یا مجھے اپنے پاس بلالیں۔ میں اپنے خیالوں میں ان سے باتیں کرتے کرتے سوگئی تو میرے خواب میں تشریف لے آئے میں نے انہیں تسبیح پڑھتے ہوئے مسکراتے دیکھا۔ جب بات کرنے کے لیے آگے بڑھی تو آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے خواب میں تشریف لاکر یقین دلایا کہ میں یہاں اکیلی نہیں وہ میرے ساتھ ہیں۔ یقیناً ان کے تصرفات ہمارے ساتھ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ان کے مزار اقدس پر۔ (آمین)

https://www.ashrafia.net

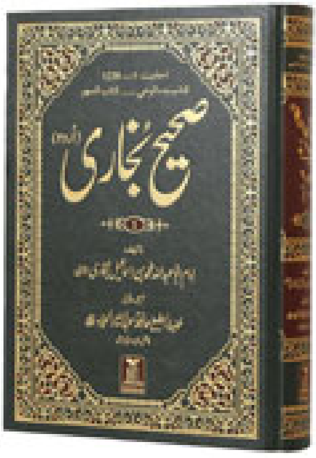

آخری قسط

تقریبِ ختمِ بخاری

ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

گزشتہ سے پیوستہ:

’’امام بخاری علیہ الرحمہ نے صحیح البخاری میں پہلی حدیث روایت کی ہے: "انما الاعمال بالنیات" اس روایت میں امام بخاری علیہ الرحمہ نے ادب کو ملحوظ رکھا کہ انہوں نے اخلاص کے ساتھ اس کتاب کی تالیف کی ہے۔

اب آگے ملاحظہ فرمائے:

اور آخری حدیث روایت کی ہے: "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" تاکہ آخر میں دل سے پچھلے خیالات منقطع ہوجائیں اور آخرت کی طرف دل بالکلیہ متوجہ ہوجائے۔

میں کہتا ہوں: حدیث "انما الاعمال بالنیات" بھی سنداً غریب ہے اور حدیث "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" بھی سنداً غریب ہے، اس سے امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا: "بدأ الإسلام غریبا وسیعود فی الغرباء"۔

"الاعمال بالنیات" کا تعلق دنیا میں عمل کرنے کے ساتھ ہے اور اعمال کا وزن کیا جانا قیامت کے ساتھ خاص ہے اور دنیا آخرت پر مقدم ہے اس لیے جس حدیث کا تعلق دنیا میں عمل کے ساتھ تھا اس کے ساتھ صحیح البخاری کی ابتداء کی اور جس حدیث کا تعلق آخرت کے اجر کے ساتھ تھا اس پر صحیح البخاری کو ختم کیا کیونکہ دنیا آخرت پر مقدم ہے‘‘۔(نعم الباری)

اقوال سے بھی یقیناً آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث شریف کو آخر میں کیوں ذکر کیا۔ یہ تو اس حدیث شریف کی شرح تھی جو ہم نے آپ کے سامنے اختصار کے ساتھ بیان کی کیونکہ تفصیل میں جانے کا وقت نہیں۔

اب آیئے چند ہدایات اور نصیحتیں سن لیں کیونکہ آپ عالم دین بن چکے ہیں اور آج آپ کے سر پر دستار فضیلت باندھی جارہی ہے۔ اس موقع پر ہم آپ تمام فارغ التحصیل طلبہ کو اور خصوصاً آپ کے استاذِ محترم مفتی اہلسنت، حضرت علامہ مفتی اسحاق مدنی دامت برکاتہم العالیہ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ یہ ہدایات و نصیحتیں مفتی صاحب قبلہ کی خواہش پر ہم کررہے ہیں اور یہ وہی ہیں جو ہم نے جید علماء و مشائخ سے سنیں اور اب آپ تک پہنچا رہے ہیں۔ یہ فقیر حقیر بہت بڑا عالم فاضل نہیں لیکن اتنا ضرور ہے کہ جلیل القدر علماء اور مشائخ کی صحبت میں بیٹھنے کا شرف

https://www.ashrafia.net

حاصل ہوا ہے اور ان کی جوتیاں سیدھی کرنے کا موقع ملا۔ ان کے ارشاداتِ عالیہ کو بھی سنا اور وہی آپ تک پہنچا رہے ہیں۔

بڑے غور سے سنیئے:

تبلیغ کے تین طریقے ہیں:

(۱) تحریر (۲) تقریر (۳) تدریس

ان تینوں میں سے کوئی ایک طریقہ ضرور اختیار کریں، اگر آپ کو لکھنے کا شوق ہے تو تحریر کا شعبہ اختیار کریں کیونکہ اہلسنت کو لکھاریوں کی بھی ضرورت ہے۔ اگر آپ کو تقریر کا شوق ہے تو اس شعبے کو اختیار کریں اور علمائے اہلسنت میں سے کسی کو اپنا آئیڈیل بنائیں اور تقریر کے ذریعے تبلیغ کریں اور اگر آپ کو تدریس کا شوق ہے یعنی آپ چاہتے ہیں کہ آپ استاد بنیں تو اس طرف توجہ دیں اور بہترین مدرس بن کر تدریس کے فرائض انجام دیں کیونکہ ہر آدمی تینوں شعبوں میں بیک وقت کام نہیں کرسکتا لیکن ہمارے اکابرین میں کچھ ایسے بھی گزرے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا فرمائی تھی کہ وہ بیک وقت تینوں شعبوں میں کام کرتے تھے۔ جیسا کہ غزالیٔ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی نور اللہ مرقدہ جو بیک وقت مدرس بھی تھے، مقرر بھی، مصنف بھی، محدث بھی، مفسر بھی اور مترجم بھی اور انہوں نے ان تینوں شعبوں میں بیک وقت کام کیا اور اپنے علم و فضل سے عوام و خواص کو مستفیض فرمایا۔ کچھ وہ تھے جنہوں نے تقریر کے ذریعے تبلیغ کی جیسے قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ۔ کچھ وہ تھے جنہوں نے تدریس کو اپنا مشن بنایا جیسے شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ کچھ وہ تھے جنہوں نے تحریر کے ذریعے تبلیغِ دین کا فریضہ انجام دیا جیسے میرے استادِ محترم محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ غلام رسول سعیدی (شارح مسلم و بخاری) علیہ الرحمہ انہوں نے اتنا تحریری کام کیا کہ آج ہم بہانگِ دہل یہ کہہ سکتے ہیں کہ دیوبندی، وہابی، اہلحدیث اور شیعہ مکتبہ فکر میں کوئی عالم ایسا نہیں کہ جس نے اتنا زیادہ تحریری کام کیا ہو جتنا علامہ سعیدی علیہ الرحمہ نے کیا ہے۔ ان تینوں شعبوں میں سے جن میں آپ کی دلچسپی ہو اس کو اختیار کریں اور اس کے ذریعے تبلیغِ دین کا فریضہ انجام دیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمِ دین کی دولت سے نوازا ہے تو آپ اس کو بھرپور طریقے سے آگے پہنچائیں۔ ہمارے استادِ محترم حضرت علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ ”اگر تم دین کا علم حاصل کر کے دنیا کی طرف جاؤ گے تو ذلیل و خوار ہو جاؤ گے“۔ یعنی دین کا علم حاصل کر کے اس کو آگے پھیلاؤ اور کسی نہ کسی انداز میں اس کے ساتھ جڑے رہو یعنی تحریر، تقریر، یا تدریس۔ ہر چیز کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اسلام کا بھی ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اسلام کا ظاہر شریعت ہے اور باطن طریقت۔ شریعت کے ساتھ طریقت ضروری ہے اگر شریعت ہے اور طریقت نہیں تو آدمی مکمل نہیں ہو سکتا اور اگر طریقت ہے اور شریعت نہیں تو پھر تو وہ شیطان ہے................(بقیہ صفحہ نمبر:۳۶)

https://www.ashrafia.net

راہِ طریقت

حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

''کیے کرائے پر پانی پھیرنا'' یہ محاورہ ہم ہر روز سنتے اور بولتے ہیں، دنیاوی معاملات میں ہم اور آپ شب و روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ بنے بنائے کام خود اپنے ہاتھوں بگاڑ دیتے ہیں اس کا احساس بھی فوراً ہی ہوجاتا ہے اور چونکہ نفع نقصان سامنے آجاتا ہے اس لیے ''کیے کرائے پر پانی پھیرنے'' سے ہم آئندہ کے لیے باز بھی آجاتے ہیں۔ غیر ارادی طور پر اپنی محنت اور سرمایہ اگر ضائع کر بیٹھیں تو کر بیٹھیں لیکن قصداً اور اراداتاً کوئی بھی شخص اپنے ہاتھوں اپنی محنت اور اپنا سرمایہ ضائع نہیں کرتا لیکن مقام حیرت ہے کہ ہم دینی معاملات میں محتاط نہیں رہتے اپنی عبادات کو خود اپنے ہاتھوں، اپنی غلط حرکتوں سے اور اپنی بری عادتوں سے برباد کردیتے ہیں۔ مقامِ افسوس یہ ہے کہ منبر و محراب سے قصے کہانیاں اور اسرائیلی روایات تو بڑے اہتمام سے بیان کی جاتی ہیں لیکن اہم احکام و مسائل اور تطہیر نفس کے سلسلے کی تعلیمات پیش کرنے میں تساہل سے کام لیا جاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے علمائے کرام کی ساری توجہ خوش الحانی و خوش بیانی اور لن ترانی تک محدود ہوکر رہ گئی ہے۔ تطہیر نفس اور تربیت و عادات و اطوار کا فریضہ صوفیائے کرام اور مشائخ عظام کے لیے ہی مخصوص سمجھ لیا گیا ہے۔ بلاشبہ خانقاہیں اور درگاہیں بہترین اسلامی تربیت گاہیں رہی ہیں اور اب بھی ہیں لیکن ہماری تمام مساجد سے بھی یہ فریضہ ادا ہوتا رہے تو قرنِ اوّل کا معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔

بہرحال میں عرض کر رہا تھا کہ ہم دینی معاملات میں محتاط نہیں رہتے اپنی عبادات کو خود اپنے ہاتھوں اپنی غلط حرکتوں اور اپنی بری عادتوں سے برباد کردیتے ہیں۔ مثلاً حسد کے سلسلے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ حسد سے بچو حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے (ابوداؤد، راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) اب ذرا سوچئے کہ ایک شخص کی نیکیاں اس کا حسد اس طرح کھا جائے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے تو اس کی ایک عادتِ بد نے اس کے پاس کیا باقی رہنے دیا ہم پر لازم ہوا کہ نیکیوں کی ترغیب کے ساتھ حسد جیسی عادتِ بد سے بچنے کی تاکید بھی کریں۔

حضور سیدِ عالم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ ہر مسلم گھر میں ہر فرد کے لیے ضروریاتِ زندگی کی اہم ترین ضرورت ہونا چاہیے اور محض مطالعہ ہی نہیں بلکہ اس پر عمل بھی، مسلم شریف کی ایک حدیث ہے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باہم ایک دوسرے سے حسد نہ کرنا، ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دینا، آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھنا، ایک دوسرے سے بے رخی اختیار نہ کرنا، ایک شخص کی خرید و فروخت کی بات چیت ہوتے ہوئے درمیان میں اپنی گفتگو نہ چھیڑنا اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے''۔

ذرا اس حدیثِ مبارکہ کو ایک مرتبہ پھر پڑھ لیجیے کسی عمدہ اور بنیادی نصیحتیں ہیں جو اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمتِ مسلمہ کو فرمائی ہیں پھر ذرا یہ بھی تصور کر لیجیے کہ اگر کوئی شخص اس پر عمل کر لیتا ہے تو وہ معاشرے کا کتنا پیارا اور معزز بن جاتا ہے ہر شخص اپنی اپنی جگہ عمل پیرا ہو تو کیسا پاکیزہ معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔

مسلم شریف کی ایک اور حدیث ملاحظہ ہو۔ اس کے راوی بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میرے نزدیک یہ بہت ہی اہم حدیث ہے۔ محبت و اخوت اور بھائی چارے کا درس اس حدیث میں اتنے مؤثر انداز میں ہے کہ انسان اثر قبول کیے بغیر نہیں رہ سکتا میرا جی چاہتا ہے یہ قولِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوبصورت لکھوا کر اور فریم کرا کے ہر مسلم گھر میں آویزاں کرا تا کہ اسے بار بار پڑھا جائے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حدیث ملاحظہ ہو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی مصیبت دور کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت دور کرے گا

جو شخص کسی مسلمان کی تنگ دستی کو دنیا میں دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں مالا مال فرما دے گا۔

جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

جب تک کوئی بندہ کسی دوسرے کی امداد میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا رہتا ہے''۔

میں اپنے تمام مریدین اور متعلقین اور اس تحریر کے ہر پڑھنے والے کو یہ نصیحت کروں گا کہ وہ اپنی عبادات کی حفاظت کے لیے اپنے معاملات اور عادات واطوار کو اور ایک دوسرے سے برتاؤ کو قرآن وسنت کی روشنی میں درست کر لیں اور اپنے آپ کو اسوۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسین و پاکیزہ سانچے میں ڈھال لیں ہمارے لیے ہر منزل ہر مقام اور ہر قدم پر اگر کوئی ہستی رہبر و رہنما ہے تو وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔

بقولِ اعجاز رحمانی ؎

راہِ شریعت، راہِ طریقت، امن واخوت، جنگ وجدل
ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رہنما ہر منزل ہر میدان میں ہے

....

https://www.ashrafia.net

قسط:۲

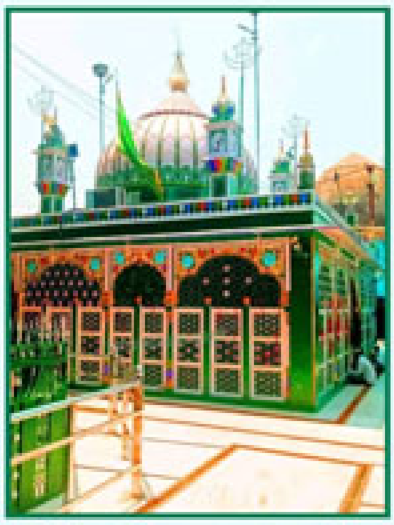

حضرت خواجہ مخدوم سیدنا
علاؤالدین علی احمد صابر کلیری نور اللہ مرقدہٗ

ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

گزشتہ سے پیوستہ:

”۱۷ محرم الحرام ۶۲۳ھ بمطابق ۱۲۲۶ء کو آپ حضور بابا فریدالدین مسعود گنجِ شکر علیہ الرحمہ کے دستِ مبارک پر بیعت ہوئے۔ بیعت کے بعد آپ دن کے وقت اپنے مرشدِ کامل کی خدمت میں رہ کر تعلیماتِ تصوف وسلوک سے بہرور ہوتے اور رات کو اپنے حجرے میں محوِ عبادت و ریاضت و سلطان الاذکار میں مگن رہتے“۔

(انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام المعروف گلدستۂ اولیاء، جلد ششم، ص:۲۴۸)

اب آگے ملاحظہ فرمایئے:

ایک شبہ کا ازالہ:

آپ کی خلافت کے بارے میں ایک واقعہ بہت مشہور ہے جو اکثر کتابوں میں موجود ہے کہ حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ نے آپ کو دہلی کی ولایت دے کر روانہ کیا اور فرمایا کہ اس پر حضرت خواجہ جمال الدین ہانسوی علیہ الرحمہ سے دستخط کروالو۔ آپ وہ خلافت نامہ لے کر حضرت موصوف کے پاس پہنچے لیکن انہوں نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ بتائی کہ دہلی والے آپ کے جلال کو برداشت نہیں کر پائیں گے۔ یہ واقعہ کسی بھی لحاظ سے درست نہیں کیونکہ سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت بابا فرید شکر گنج علیہ الرحمہ اپنے مریدِ باکمال کو خلافت دینے کے بعد اس خلافت نامے پر کسی اور کے دستخط کرنے کا حکم کیوں دیں گے جب کہ وہ خود بااختیار تھے بہرحال اس سلسلے میں بہت سے اشکال وارد ہوتے ہیں۔اس پورے واقعے کو صاحبزادہ مقصود احمد صابری نے انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام المعروف گلدستۂ اولیاء کی جلد ششم میں صفحہ نمبر ۲۴۹ سے ۲۵۶ تک دلائل کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہ واقعہ من گھڑت ہے۔ بہرحال اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضری:

حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری علیہ الرحمہ کو اپنے پیر و مرشد زہد الانبیاء، حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ کے ہمراہ روحانی طور پر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اس وقت اس محفل میں موجود تمام بزرگانِ دین و

https://www.ashrafia.net

اولیائے کاملین نے آپ کو مبارکباد پیش کی چنانچہ اس واقعے کا ذکر انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام میں اس طرح درج ہے:

''۲۴ رمضان المبارک ۶۵۰ھ بروز پنجشنبہ یعنی جمعرات کی شب حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ نے خواب میں حضرت زہد الانبیاء بابا فرید الدین مسعود گنج شکر علیہ الرحمہ سے فرمایا کہ مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کو دربارِ رسول ﷺ میں لے چلو۔ چنانچہ حضور بابا صاحب آپ کو لے کر اپنے مرشد کے ہمراہ رسول کریم ﷺ کے دربار میں پہنچے اور آپ کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیا اس وقت وہاں تمام حضرات خواجگانِ چشتیہ اور دیگر جمیع سلاسلِ طریقت کے بزرگانِ دین بھی جسمِ روحانی کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کے چاروں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ مرشدِ کامل حضرت قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کے حکم کے مطابق حضور بابا صاحب نے حضرت مخدوم صابر پاک کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور ﷺ نے حضرت مخدوم پاک کی پشتِ مبارک پر سیدھے جانب بوسہ دے کر فھذا ولی اللہ فرمایا پھر بابا صاحب نے بوسہ دے کر یہی کلمہ ارشاد فرمایا پھر حضرت خواجہ قطب صاحب نے بوسہ دے کر یہی ارشاد فرمایا حتی کہ تمام حاضرین اور اولیائے کاملین نے بوسہ دے کر یہی کلمہ فرمایا اسی طرح تمام ملائکہ بھی شریک تہنیت ہوئے اور بوسے دیتے رہے۔ صبح کو حالتِ بیداری میں حضور شیخ الاسلام والمسلمین بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر علیہ الرحمہ نے اپنے تمام ہم عصر اولیائے کرام کو مجلس میں بلا کر حضرت مخدوم سید علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہ کے سر پر کلاہ، چہار ترکی و عمامہ سبز اپنے دستِ مبارک سے باندھا اور مثال یعنی خلافت نامہ اور کلیر شریف کی ولایت اور خطابِ باطنی قطبِ عالم، اغیاثِ ہند، الاجلال شاہ مخدوم علی احمد صابر تمام اولیائے کرام کو مطلع کیا اور اس ظاہری خلافت نامے میں بالقاب **بادشاہِ دوجہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابری ختم اللہ الارواح، سلطان اولیاء** کے الفاظ تحریر فرمائے۔ اس کے بعد سات سیر خالص شہد کا شربت بنوا کر تقسیم کروایا۔ بعد ازاں محفلِ سماع شروع ہوئی تو حضور مخدوم پاک پر حال و وجد طاری ہونے لگا۔ تو سماع بند کروادی گئی کیونکہ مجلس عام تھی پھر شب کو مجلس خاص میں سماع سنی گئی''۔

(انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام المعروف گلدستۂ اولیاء، جلد ششم، ص: ۲۴۹)

اس واقعہ سے یہ پتا چلتا ہے کہ بزرگانِ دین و اولیائے کاملین کو جو خلافت عطا کی جاتی ہے یا کسی بھی شہر کی ولایت عطا کی جاتی ہے تو وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی جانب سے روحانی اشارہ ہوتا ہے جس کی بناء پر یہ چیزیں کسی کو دی جاتی ہیں۔ جس طرح کہ روحانی محفل میں نبی پاک ﷺ نے حضرت صابر پاک کو ولی اللہ کے لقب سے پکارا اور ان کو ولایت عطا فرمائی۔

یہاں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ حضرت صابر پاک قدس سرہ کا خلافت نامہ بھی پیش کیا جائے جو انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام کے مصنف نے اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ خلافت نامہ یہ

https://www.ashrafia.net

ہے ملاحظہ فرمایئے:

خلافت نامہ حضرت مخدوم صابر کلیری علیہ الرحمہ:

درج ذیل خلافت نامہ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر علیہ الرحمہ نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرما کر آپ کو کلیر شریف کی ولایت بخشی تھی۔ نقل مضمون درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی قدم احسانه علی نعمته هو الأول والأخر والظاهر والباطن لامؤخر ولامقدم لم آخر ولا معلن لم ابطن ولا مغفی لما ظهر و لایکار نطق الأوائل والاو آخر علی ایومنة اعتبار او تقائلد والصلوٰة علی رسول الله المصطفیٰ محمد واله اهل الودو الارتضی اما بعد فاعلموا ایها الحاضرون والغائبون ان الله تعالیٰ اعطی خرقته وقلسنوة فی المعراج الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو اعطی السیدنا اسد الله الغالب رضی الله تعالیٰ عنه وهوا اعطی السید خواجه حسن بصری رضی الله عنه وعن اعطی خواجه عبد الواحد بن زید قدس سره وهو الاعطیٰ الخواجه فضیل بن عیاض نور الله قریعه وهو اعطیٰ الخواجه ابراهیم بن ادهم نور الله قبره الاکرام وهو علی الخواجه حدیقة المرعشی رحمة الله عالی المولی وهو اعطی الخواجه هبیر البصری قدس سره الله تعالیٰ القوی وهو اعطیٰ الخواجه ممشاد علی دینوری رحمة الله العلی الباری مع ولایته دینور و هو اعطیٰ الخواجه قطب الدین أبو إسحاق نور قبرِ الله الرزاق مع ولایت شام وهو اعطیٰ الخواجه أبو احمد ابدال رحمة الله الجلال مع ولایت سیستان وهو اعطی أبو محمد معتدم نور قبره الله الصمد الاکرم وهو اعطیٰ الخواجه ناصر الدین أبو یوسف قدس سره الله الرؤف واعطیٰ الخواجه حاجی شریف زندنی قدس سره الله العلی وهو اعطیٰ الخواجه عثمان هارونی قدس سره الله القوی وهو الاعطیٰ الخواجه معین الدین حسن سنجری قدس سره ورحمة الله الباری مع ولایت هند وهو اعطیٰ الخواجه سید قطب الدین بختیار کاکی قدس سره الله تعالیٰ مع ولایت دهلی وهو اعطیٰ لاضعف الفقیر فرید احمد رحمتی الله الحمید وانا اعطیت الخرقه قسلنوة مقداضا و عصا و کاسا و مصلیٰ و سلعت مقی قلبی و روحی و ظاهری و باطنی مع نظامته کلیر لولد اسد الرشید قرة العین الامام المتقیٰ المرتضیٰ قطب المشائخ زین الائمة والعلما مضتعه الاجلة والاتقیا علاء الملة والدین سید علاؤ الدین علی احمد صابر قدس سره الله تعالیٰ ابداً و فرحته الله تعالیٰ فی الدارین و عظمت الله اهان من اهانه و امانه الله تعالیٰ ابتقا مرضاة الله وانا له الهنها رحمته و اعلیٰ درجاته سبقا بعد سبق من الاوله الی اخره بشرط بدل الجد والاجتهاد فی الصهیح والشقیع من الله و علیه المعلول والله الموافق والمیسر جورت هذا السطور بیده الفقیر فرید کان ذالك فی یوم الجمعة سنة اثنی و خمسنین و سته مائة من هجری النبوی ۶۵۲۔

ترجمہ: ہر تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنی نعمت عطا

https://www.ashrafia.net

کرنے سے پہلے یہ احسان کیا کہ عطائے نعمت کے قابل بنایا۔ وہی ہے جب کچھ نہ تھا تو وہ تھا اور جب کچھ نہ رہے گا تو وہ رہے گا۔ وہ سب ظاہروں سے بڑھ کر ظاہر ہے اور وہ ہر مخفی سے بڑھ کر مخفی ہے۔ کوئی پیچھے کرنے والا نہیں ہے جسے وہ چھپا دے کوئی اس کا اعلان کرنے والا نہیں ہے جسے وہ در پردہ کردے اسے کوئی نمایاں کرنے والا نہیں ہے۔ پہلے اور پچھلے اس کی نعمت سے ہر دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرتے ہوئے بول نہیں سکتے اور اللہ کے برگزیدہ پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور ان کی محبت اور رضا والی اولاد پر درود و سلام ہو اللہ کے بعد اے حاضر اور غائب لوگو! تم سب کو معلوم ہونا چاہیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کو خرقہ اور ٹوپی عطا فرمائی ہیں اور انہوں نے ہمارے آقا حضرت علی اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمائی ہیں اور انہوں نے حضرت خواجہ حسن بصری کو عطا فرمائی ہیں اور انہوں نے حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید کو عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت فضیل بن عیاض کو عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھم کو عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی کو عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ ہبیرہ البصری کو عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری کو ولایت کے ساتھ عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ قطب الدین ابو اسحاق شامی کو شام کی ولایت عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی کو سیستان کی ولایت کے ساتھ عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت ابو محمد محترم کو عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف کو عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی کو عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت قطب الدین مودود چشتی کو عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی کو ہندوستان کی ولایت کے ساتھ عطا فرمائی اور انہوں نے حضرت خواجہ سید قطب الدین بختیار کاکی کو دہلی کی ولایت عطا فرمائی اور انہوں نے اس نہایت ہی ضعیف اور فقیر فرید الدین رحمۃ اللہ علیہم کو عطا فرمائی ہیں اور میں نے جبہ، ٹوپی، بال کاٹنے والی قینچی، عصاء، پیالہ اور مصلی اور اس کے ساتھ ہی میرے دل اور روح میں اور میرے ظاہر اور باطن میں جو کچھ بھی تھا وہ کلیر کی نظامت کے ساتھ نیک فرزند آنکھ کی ٹھنڈک پسندیدہ پرہیزگار پیشوا قطب المشائخ علماء اور اماموں کے حسن سربلند، پاکیزہ سیرت لوگوں کے سردار، دین و ملت کی سرفرازی کے باعث اور سرچشمہ سید علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری کو عطا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خوش رکھے اور دین و دنیا میں فرحت بخشے اور ان کی عزت کو دوبالا کرے اور جو ان کی توہین کرے اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے میں ان کی مدد کرے اس شرط کے ساتھ کہ جب یہ کوشش کریں اور صحیح سمت محنت کریں تو شروع سے آخر تک قدم ہر قدم مسلسل اللہ تعالیٰ کی رحمت نامہ............(جاری ہے)

https://www.ashrafia.net

''میرے پیرومرشد میری نظر میں''

جناب اسلم الرحمٰن اشرفی صاحب

گر قبول افتد زہے باعث عز و شرف

بخدمت اشرف المشائخ قبلہ سید احمد الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی وقارئین کرام!

الحمدللہ! میں آج ایک ایسے موضوع پر لب کشائی کی سعادت حاصل کررہا ہوں جو انتہائی حساس اور اہم مقام کا حامل ہے:

''میرے پیرومرشد میری نظر میں''

الحمدللہ! میں نے مذہبی ماحول میں آنکھ کھولی اوراسی ماحول میں پرورش پائی اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ میرے والد ''تحریک اہلسنت'' کے سرگرم کارکن تھے۔ ۱۹۸۵ء میں والد کے انتقال کے بعد سخت آزمائش کا دور شروع ہوا۔ بہر حال گردش روز و شب کے ساتھ ساتھ ۱۹۹۴ء میں محمد صابر اشرفی عرف شیری کے ساتھ درگاہِ عالیہ اشرفیہ حاضری کا اتفاق ہوا ان دنوں میں ''پیرومرشد'' کی کمی کو بہت بے چینی سے محسوس کررہا تھا۔ پہلی ملاقات میں ہی میں قبلہ کی ''بارعب اور شفیق'' شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور پھر متواتر ۲ ماہ تک ''تربیتی نشست'' میں حاضر ہوتا رہا اسی دوران میں نے ایک خواب دیکھا:

''قبلہ شاہ صاحب اپنے تمام صاحبزادگان کے ساتھ ایک محفل میں موجود ہیں اور میں ان کی محفل میں موجود ہوں بعد ازاں میرے گھر کے سامنے ایک حسین وجمیل مور پر پھیلائے ناچ رہا ہے''۔ اس خواب سے بیدار ہونے پر ایک ٹھنڈک کا احساس ہوا جو آج بھی محسوس کرتا ہوں اس کا ذکر میں نے ایک صاحب سے کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ واضح اشارہ ہے اور بارگاہِ الٰہی سے رضامندی کی دلیل ہے چنانچہ میں سرکار اشرف المشائخ آفتابِ اشرفیت کے دستِ حق پرست پر بیعت کی سعادت سے مشرف ہوا۔ ان دنوں میں B.A کر چکا تھا مگر بیروزگاری کی وجہ سے پریشان تھا۔ بارگاہ اشرفیہ سے ایسا کرم ہوا کہ انتہائی بدحالی کی کیفیت میں گارمنٹس کا کام شروع کیا اور قبلہ کی نظر کرم سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوئی اور جہاں بیروزگاری تھی وہاں ۸ مشینوں کا فعال یونٹ قائم ہوگیا۔

سعادت عمرہ:

خاندانِ اشرفیہ کے اس چراغ کی ایک انتہائی قابل ذکر کرامت آپ کے گوش گزار کرتا ہوں ''میری والدہ جو زیارتِ روضۂ رسول

https://www.ashrafia.net

کی بے حد مشتاق تھیں ایک روز میرے ساتھ کسی کام سے پیر و مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور انتہائی رقّت سے شاہ صاحب کے حضور اپنی خواہش کو اس طرح بیان کیا کہ ''شاہ صاحب دعا فرمایئے مدینہ جاؤں اور واپس نہ آؤں'' جواباً میرے سرکار نے اس طرح خوشخبری دی کہ ''چلی جانا مگر وہاں اتنی جگہ نہیں ہے'' ازراہِ مذاق ہم اس بات کو بھول گئے مگر کچھ عرصے بعد ہمارے پڑوسی عبدالکریم نے اپنے گھر والوں کو عمرہ پر بھیجنے کا پروگرام بنایا جب امی جان کے سامنے یہ بات ہوئی تو وہ بھی جانے کی خواہش میں رونے لگیں ہم دونوں بھائیوں نے ہمت کرتے ہوئے امی جان کو بھیجنے کا پروگرام بنالیا تمام تیاریاں مکمل ہوچکی تھیں اور پھر تمام افراد کے ویزے بھی آگئے مگر امی کا ویزہ محرم ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے Clear نہ ہوسکا جانے میں ۲ دن باقی تھے۔امی کا رو رو کر برا حال ہوگیا۔ اچانک بابِ کرم کھل گیا اور مجھ گنہگار کی طرف نظرِ شفقت ہوئی اور آناً فاناً میرا پاسپورٹ ویزہ تیار ہوا اور میں والدہ کے ساتھ سوئے حرم روانہ ہوگیا۔

کرم بالائے کرم:

عمرے سے فارغ ہوئے تیسرا دن تھا میں اور والدہ طوافِ کعبہ سے فارغ ہوکر مقامِ ابراہیم پر نوافل ادا کررہے تھے کہ اچانک میری نگاہ باب السلام کی طرف اٹھی تو دیکھا کہ میرے پیر و مرشد سیدی احمد اشرف جیلانی اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ تشریف لارہے ہیں، میں وفورِ جذبات سے مغلوب ہوکر تیزی سے دست بوسی کے لیے اٹھا، مجھے آج بھی وہ لمحہ یاد ہے کہ میرے سرکار مجھے دیکھ کر مسکرارہے تھے میں نے ہاتھ چومنے چاہے تو سرکار نے ارشاد فرمایا ''نہیں! یہ بڑی بارگاہ ہے'' پھر ۳ روز تک سوئے حرم شیخِ طریقت کے پیچھے طواف میں گزرے اسی دوران شاہ صاحب کی وہیل چیر کا ایک پہیہ خراب ہوگیا میں نے انتہائی قلیل کوشش سے اسے ٹھیک کروادیا۔سرکار میری اس خدمت پر مجھ سے بے حد خوش ہوئے اور میرے پیر و مرشد کی محبت کا اندازہ آپ اِس بات سے لگاسکتے ہیں کہ درگاہِ عالیہ اشرفیہ میں بارہا مریدین کے مجمع کے سامنے میری اس ادنیٰ سی خدمت کو بیان فرماتے اور تمام لوگوں کے سامنے میری حوصلہ افزائی فرمایا کرتے علاوہ ازیں پھر ہم مدینہ شریف پہنچے اور اپنے شیخ طریقت کے ساتھ رمضان کے بابرکت روزوں سے مالا مال ہوتے رہے اور پھر وہ مقام آیا کہ ایک دن ''سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم، رحمت عالم محمد رسول اللہ ﷺ'' کی بارگاہِ بیکس پناہ میں پیر و مرشد اور جناب حکیم سید اشرف جیلانی اور جناب سید جمال اشرف جیلانی کے ساتھ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی میں آج بھی وہ منظر اپنی آنکھوں میں دیکھتا ہوں اور تڑپ جاتا ہوں کاش یہ سعادت مجھے ایک بار پھر نصیب ہو اور ہر اشرفی بھائی کو یہ سعادت نصیب ہو۔

قبلہ شاہ صاحب کی ذات میں رعب اور شفقت کا حسین امتزاج ہے اس کا اندازہ کوئی بھی ذی شعور پہلی ملاقات میں کرسکتا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل شاہ صاحب کو صحت کاملہ اور طویل عمر عطا فرمائے۔آمین

https://www.ashrafia.net

تاریخ

قسط: ۱

قیامت کی نشانیاں

حضرت علامہ مولانا بدر القادری رضوی مصباحی علیہ الرحمہ (ہالینڈ)

دور حاظر قیامت کی نشانیوں سے لبریز ہے۔ ہر نیا دن کسی نئی علامتِ قیامت کے ساتھ نمودار ہوتا ہے اور یہ کتنی بڑی ستم ظریفی ہے کہ جس ملت کے حقیقی بہی خواہ رؤف و رحیم نبی و رسول سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اپنی حیات ظاہری میں دور فتن کی ہولناکیوں سے فکر مند اور پُر درد رہا کرتے تھے کہ آزمائشوں اور پریشانیوں کے اس ہولناک زمانہ میں میری اُمت کہیں جادۂ حق سے برگشتہ نہ ہو جائے۔ آج واقعتاً اس اُمت کے افراد اپنے ہاتھوں دین و دیانت کا قتل عام کر رہے ہیں۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان بھائیوں تک رسول اکرم ﷺ کے ارشادات پہنچائے جائیں اور انہیں اُن کی مسئولیت سے آگاہ کیا جائے۔ گویا اے ملت مسلم! ہوشیار!!!

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصہ محشر میں ہے

دینی و ملی لحاظ سے ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے آقا و مولا ﷺ اور ان کے حقیقی اخلاف کے اضطرابات کو محسوس کریں۔ ایک حدیث میں ہے:

رسول اکرم ﷺ ہمیشہ فکر اور سوچ میں رہتے تھے۔

یقیناً سرکار ﷺ کی وہ فکر اور سوچ اُمت کے لیے تھی۔ اُمت کا غم ہی حضور اقدس ﷺ کا بڑا غم تھا۔ آپ ﷺ کی دلجوئی فرمانے والا پروردگار خود اپنے حبیب پاک ﷺ کو اس قدر فکر و غمِ اُمت سے تسلی عنایت فرماتا تھا۔

قرآن مجید میں ہے:

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے۔ (پارہ:۱۹، شورۃ الشعراء، آیت:۳)

اُمت دعوت کے وہ افراد جو آپ کی اسلامی و ایمانی دعوت سے روگردانی کرتے، حضور انور ﷺ اس بات سے اس درجہ کبیدہ خاطر ہوتے کہ رب قدیر ان کی تسلی و تشفی فرماتا۔ دوسری جانب اسلام و ایمان کے دامن میں پناہ گزین ہو جانے والوں کے حق میں سرکار نامدار ﷺ کو یہ فکر لاحق ہوتی کہ نت نئے فتنوں کی کثرت کہیں میری اُمت کو دین سے غافل نہ کر دے قربِ قیامت کے فتنوں سے حضور انور ﷺ اللہ کریم کی پناہ

https://www.ashrafia.net

مانگنے کی تلقین فرماتے۔ اس سلسلہ میں آپ نے یہ دعا سکھائی:

"اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں آنے والے ظاہری و باطنی فتنوں سے"۔

ارشادِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ:

"عنقریب فتنے رات کی تاریکیوں کی طرح پھیل جائیں گے"

۱) ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں علم اٹھا لیا جائے گا اور ہرج (قتل) کی فراوانی ہوگی۔ (ترمذی)

۲) لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ میں کیوں قتل کر رہا ہوں اور نہ مقتول کو پتا ہوگا کہ میں کیوں قتل کیا جا رہا ہوں۔ قاتل و مقتول دونوں نار میں ہوں گے۔

(صحیح مسلم، ج:۲،ص:۳۹۳)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز خطبہ ارشاد فرماتے ہیں اور اسی خطبہ میں آپ قیامت تک ہونے والے واقعات بیان فرماتے ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان فرمودہ واقعات میں سے جب کوئی واقعہ پیش ہوتا تو میں اسے اس طرح پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی انسان کچھ عرصہ نگاہوں سے اُوجھل رہنے کے بعد سامنے آجائے تو اسے شناخت کر لیا جاتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح ص:۴۶۱)

وقوعِ قیامت سے قبل جن عظیم علامتوں کی پیشنگوئی حضور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی ان میں سے کچھ اہم یہ ہیں:

۱) جب تمہارے اہل حکومت بدترین ہوجائیں اور اہل ثروت بخیل ہوجائیں اور سلطنت کے معاملات عورتوں کی مرضی پر طے پائیں۔ (ترمذی، ج:۲،ص:۵۱)

۲) اقوام کفر تمہیں اپنا لقمہ تر بنانے کے لیے ایک دوسرے کو اس انداز میں بلائیں جیسے دسترخوان پر دعوت دیتے ہیں۔

(ابوداؤد، ج:۲،ص:۲۳۲)

۳) جب اسلام صرف بطور اسم (نام) اور قرآن صرف رسم (تحریر میں) رہ جائے گا، مسجدیں آباد مگر ہدایت سے خالی ہوں گی، ان کے علماء زیر فلاک تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے، فتنے انہی میں بیدار ہوں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے۔

(مشکوۃ، ص:۳۸)

۴) بیت المال کو لوگ اپنی ملکیت، امانت کو غنیمت، زکوۃ کو تاوان سمجھنے لگیں گے، علمِ دین حصولِ دنیا کمانے کے لیے حاصل کیا جائے گا۔ مرد بیویوں کے تابعدار، ماں کے نافرمان ہوں گے، دوست کو اپنا اور باپ کو غیر سمجھا جائے گا۔ مساجد میں شور وغل ہوگا، فاسق و فاجر قوم کے سردار بنیں گے، انسان کے شر سے ڈر کر اس کی عزت کی جائے گی، ناچنے گانے والی عورتوں اور باجوں کا رواج ہوگا، لوگ اُمت کے بزرگوں پر لعنت کریں گے۔ (ترمذی، ج:۲،ص:۴۴ وغیرہ)

۵) اہل ایمان اپنے خاندان میں بھیڑ بکری سے کمزور تر اور بے وقار ہوجائے گا، مسجد کی محرابیں آراستہ کی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے، پولیس والوں کی کثرت ہوگی، عیب چیں، چغل خور اور طعنہ زن زیادہ ہوجائیں گے۔ (کنز العمال، ج:۸،ص:۱۰۰)

(جاری ہے)

https://www.ashrafia.net

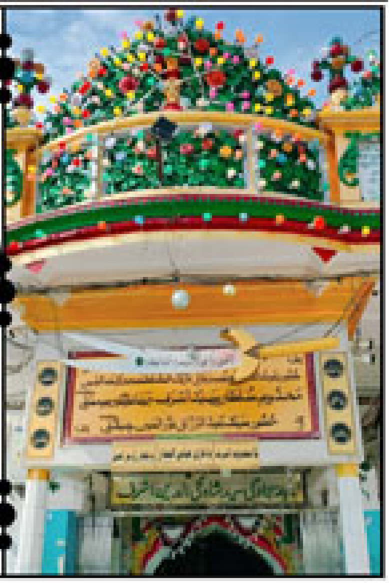

آخری قسط

علمائے اشرفیہ

حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی

گزشتہ سے پیوستہ:

مفتی صاحب کے وصال کے بعد علامہ سرفراز نعیمی علیہ الرحمہ نے اس خانوادے سے تعلق کو قائم رکھا۔

اب آگے ملاحظہ فرمائیے:

جامعہ نعیمیہ کا قیام اور مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی کاوش:

یہاں میں اختصار کے ساتھ ایڈیٹر الاشرف جناب عارف دہلوی مرحوم کی وہ تحریر پیش کر رہاں ہوں جو انہوں نے جامعہ نعیمیہ کے تعارف کے لیے ماہنامہ ''الاشرف'' میں تحریر کی۔

شمال مغرب کے راستے برصغیر میں مسلمانوں کی فاتحانہ آمد سے قبل لاہور ایک اہم شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے بے پناہ سیاسی اور جغرافیائی اہمیت کا حامل شہر تھا لیکن اسلامی سلطنت کے قیام نے اس کی ہیئت ہی بدل ڈالی۔ اس کی سیاسی اور جغرافیائی اہمیت میں زبردست اضافے کے ساتھ ساتھ یہاں ایسے مردانِ حق آگاہ کی آمد کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ جنہوں نے راہِ گم کردہ انسانیت کو ضلالت و پستی سے نکال کر کفر و شرک کی اندھی رات میں توحید کے ایسے چراغ روشن کیے۔ جن کی ضوٗ باریوں اور ضیا پاشیوں سے اس سرزمین کا ذرہ ذرہ جگمگا اُٹھا مسلمانوں کی آمد سے جو شہر علم و فضل اور روحانیت کے مراکز بنے ان میں لاہور ملتان اور اُوچ شریف کو ایک خاص اہمیت حاصل تھی۔ اسلامی سلطنت کا اوّلین دارالحکومت ہونے کے سبب لاہور باقی تمام شہروں پر بازی لے گیا اور ہر علم وفن کے ماہر یہاں جمع ہونے لگے۔ لاہور صدیوں سے مختلف علوم وفنون کا گہوارہ چلا آرہا ہے اور اس کی خاک میں ایسی ایسی باکمال شخصیتیں اور ہستیاں محوخواب ہیں۔ جن کے روحانی فضل وکمال کی ایک دنیا معترف ہے۔ یہ سلسلہ جو صدیوں پہلے شروع ہوا تھا کسی دور میں بھی منقطع نہیں ہوا۔ اسلامی دارالحکومت میں مساجد و مکاتب کی ایک دنیا آباد تھی اور وسطِ ایشیاء کے علاوہ عرب ممالک تک سے طلباء علمی تشنگی بجھانے اور روحانی کمالات حاصل کرنے کے لیے جب برصغیر کا رُخ کرتے تو لاہور کی خاک میں اپنے لیے بے پناہ کشش پاتے تھے۔ اس کا ثبوت صوفیائے کرام، مشائخ عظام اور علمائے حق کی وہ درگاہیں اور مزارات ہیں جہاں آج بھی انوارِ الٰہی کی بارش ہو

https://www.ashrafia.net

رہی ہے اور صحیح العقیدہ مسلمان روحانی اور قلبی اطمینان حاصل کرنے کے لیے شب و روز ان بوریہ نشینوں کے مزاروں پر حاضری دیتے ہیں۔

لاہور اپنے گوناں گوں اوصاف وکمالات کے سبب عروس البلاد کہلاتا ہے۔ اس شہر میں آج بھی علم وفضل کے دریا بہتے ہیں اور یہ بات بغیر کسی مبالغے کے کہی جا سکتی ہے کہ جتنے روحانی مراکز، مساجد اور دینی درسگاہیں اس شہر میں ہیں پاکستان کے کسی دوسرے شہر میں نہیں۔ ریلوے اسٹیشن سے چھاؤنی کی طرف جانے والی سڑک شاعرِ مشرق مصور پاکستان علامہ اقبال کے نام نامی سے موسوم ہے۔ چھاؤنی شہر کے درمیانی سڑک قریب ترین رابطے کا کام دیتی ہے۔ ریلوے اسٹیشن سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر گڑھی شاہو اور محمد نگر کے اتصال پر سڑک کے دائیں جانب ایک پُرشکوہ عمارت کھڑی ہے۔ جہاں رات دن علم دین کے متوالوں کے ہونٹوں پر تلاوتِ قرآنِ حکیم اور قال اللہ، قال رسول اللہ ﷺ کے مبارک اور پاکیزہ الفاظ قلب وروح کو گرماتے اور حرارتِ ایمانی کو جلا بخشتے ہیں۔ یہی دار العلوم جامعہ نعیمیہ کی عمارت ہے جو اپنے بانی حضرت مفتی محمد حسین نعیمی اور ان کے استادِ مکرم حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہما جیسی عظیم علمی شخصیت کے صدق وخلوص کا زندہ جاوید شاہکار ہے۔ اس راہ سے گزرنے والے کو دعوت فکر ونظارہ دے رہی ہے۔ جو اس بات کا زندہ و پائندہ ثبوت ہے کہ سرزمین لاہور آج بھی بانجھ نہیں۔ یہاں دینِ اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لیے زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف کردینے والوں کی آج بھی کمی نہیں۔ اس کا پُرشکوہ صدر دروازہ اور اس سے ملحق پُروقار ڈیوڑھی اس انقلاب آفرین دینی درسگاہ کے بانی کے عزم راسخ جہد مسلسل اور عظیم تر مقاصد کی گواہی دے رہی ہے۔ عمارت کے ایک ایک پہلو سے جس نفاست اور حسن وجمال ٹپکتا ہے۔ وہ حضرت مفتی محمد حسین نعیمی کے ذوقِ لطافت وجمالیات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس پاکیزہ اور لطیف ماحول اور پُرسکون فضاء نے طلباء کے لیے علم دین کے حصول کو بہت زیادہ پُرکشش اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ اس عمارت کی وسعت اس کے بانی کے عزم وحوصلے کی طرح وسیع ہے۔ غرض جس رُخ سے بھی دیکھئے بانئِ درسگاہ کی شخصیت اس میں جھلکتی ہے۔

یہ دار العلوم پاکستان کی مشہور ومعروف انقلاب آفرین، اصلاحی اور تعمیری اوصاف کی حامل ایک عظیم الشان درسگاہ ہے۔ جو ایک طرف جدید وقدیم فن تعمیر کی شاہکار اور منہ بولتی تصویر ہے اور دوسری طرف اس کا نظام تعلیم پانچویں چھٹی صدی ہجری کے قدیم مدارس، بغداد، نیشاپور، ہمدان، بلخ اور سمرقند کا پاکیزہ عکس ہے۔ کتنا خوش قسمت ہے عروسِ البلاد لاہور۔ جس کی گود میں علوم دینیہ کی وہ یونیورسٹی پروان چڑھ رہی ہے۔ جس کی ضو باریوں اور ضیا پاشیوں سے کتنے ہی ذرے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے ہیں اور جو مستقبل میں تشنگانِ علم کے لیے چشمۂ فیض ثابت ہوگی اور ہو رہی ہے۔

https://www.ashrafia.net

صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ:

جامعہ نعیمیہ کے متعلق گزارشات سے پہلے ایک اہم شخصیت کا ذکر ضروری ہے۔ جو غیر منقسم ہندوستان میں دشمنانِ اسلام سے تحریر وتقریر کے ذریعہ مصروفِ جہاد رہی۔ جن کی ذات سے جامعہ منسوب ہے۔ صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی پاک و ہند کی علمی تاریخ میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ جس وقت ہندوستان میں آریا سماج شدھی سنگھٹن، عیسائی مشنری وغیرہ کے فتنے سر اُٹھا رہے تھے تو موصوف نے اس میدان میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جن کی تقلید علمائے حق کا شیوہ ہے۔ آپ نے دین کی حفاظت اور فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کے پیش نظر مراد آباد میں ایک دار العلوم جامعہ نعیمیہ کی بنیاد ڈالی۔ جہاں سے بہت سے ستارے آسمان علم وفضل پر جگمگائے۔ آپ نے خود بھی دشمنانِ اسلام کے منہ زور گروہوں کا مقابلہ کرنے اور معرکۂ حق و باطل کے میدان میں صداقت کا علم بلند کرنے کے لیے اپنی زندگی وقف کی ہوئی تھی۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں دین کی نشر واشاعت کی گراں قدر ذمہ داریاں اپنے قابل ترین اور معتمد شاگردوں کے سپرد کر کے خود مولائے حقیقی سے جا ملے۔ نور اللہ مرقدہٗ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جامعہ نعیمیہ کی نشاۃِ اُولیٰ:

صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ نے ۱۹۴۲ء میں مفتی محمد حسین نعیمی کو لاہور بھیجا۔ یہاں آکر مفتی صاحب نے دس سال تک چند قدیم درسگاہوں میں درس وتدریس کی خدمات انجام دیں مگر آپ کی ذات سے تو ابھی بڑے اہم کام سرانجام پانے تھے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء میں جامع مسجد چوک دالگراں میں آپ نے جامعہ نعیمیہ کے نام سے ایک باضابطہ دار العلوم قائم کیا۔ جس کی انتظامیہ برانڈرتھ روڈ کے تاجر وصنعت کار اور اہلِ علم حضرات پر مشتمل ہوئی ۱۹۵۹ء میں جامع مسجد چوک دالگراں میں دور دراز سے آئے ہوئے طلباء کی کثرت کے سبب یہ جگہ ناکافی ہوگئی اور دار العلوم کے لیے ایک کشادہ اور وسیع وعریض عمارت کی ضرورت شدت سے محسوس ہوئی۔ اس سلسلے میں تعاون کی سعادت شیخ سردار محمد صاحب مرحوم، الحاج یوسف علی سہروردی اور الحاج عبدالرشید صاحب خالدؔ مرحوم کو حاصل ہوئی۔ جن کی مساعی جمیلہ اور کامل توجہ سے عیدگاہ گڑھی شاہو اور اس سے متعلق وسیع وعریض قطعہ زمین جامعہ نعیمیہ کے لیے مختص کر دیا گیا اور ۱۷ اگست ۱۹۶۰ء کو مفتی محمد حسین نعیمی کے ہمراہی میں گیارہ اراکین نے جامعہ نعیمیہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور تمام انتظامات جامعہ کے ناظم اعلیٰ مفتی محمد حسین نعیمی کو سونپ دیئے گئے۔

جامعہ نعیمیہ کی نشاۃِ ثانیہ:

علامہ اقبال روڈ کو جہاں یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے سر دامن مردِ مومن علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخی قیام گاہ اور اس کے نواح میں متعدد تعلیمی ادارے ہومیو پیتھک اسٹور اینڈ

https://www.ashrafia.net

ہسپتال شبلی اکادمی، دارالبلاغ تھا۔ وہاں اہل اللہ نظام الدین اولیاء، حضرت جان محمد حضوری، حضرت شاہ گدا، حضرت شاہ ابو الخیراور مغرب میں بی بی پاک دامن رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی آخری آرام گاہیں ہیں۔ وہاں اس کو یہ سعادت بھی میسر ہے کہ ملک کی ایک عظیم دینی درسگاہ کی عمارت بھی اسی سڑک پر کھڑی آسمان سے گوشیاں کر رہی ہے اور صبح وشام لاکھوں گزرنے والوں کی آنکھیں اس پُرشکوہ ڈیوڑھی کا نظارہ کرتی جاتی ہیں۔ جس کی پیشانی دار العلوم جامعہ نعیمیہ کے تاریخی الفاظ کی تابنا کی سے جگمگا رہی ہے۔ (ماہنامہ الاشرف ۱۹۸۰ء از عارف دہلوی)

جامعہ نعیمیہ نے اپنے تمام تعلیمی شعبوں میں ترقی کی اس وقت وہ پاکستان میں ایک عظیم یونیورسٹی کا درجہ رکھتا ہے اور ہزاروں تشنگانِ علم اس سے فیضیاب ہوئے۔ جید اساتذہ اپنی علمی صلاحیتوں سے اپنے تلامذہ کو مستفیض فرما رہے ہیں۔ مفتی سرفراز نعیمی علیہ الرحمہ نے جامعہ نعیمیہ کی ترقی میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ ان کی شہادت کے بعد ان کے صاحبزادے مفتی راغب حسین نعیمی تاحال جامعہ نعیمیہ کے روئے رواں ہیں۔

مفتی صاحب کا سفرِ آخرت:

دنیائے سنیت کی عظیم شخصیت علم وحلم کا پیکر، میدانِ سیاست خطابت، تدریس، تحریر کے میدان کے شہسوار، خدمتِ دین و مسلک کے لیے تمام زندگی گزار کر ۱۲؍ مارچ ۱۹۹۸ء کو ۷۵ سال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوئے اور ہمیشہ کے لیے جامعہ نعیمیہ میں آسودۂ خاک ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کے قائم کردہ تمام اداروں کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

اولاد:

آپ کے چار صاحبزادے ہیں:

۱) جناب محفوظ الرحمٰن نعیمی
۲) مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید علیہ الرحمہ
۳) جناب محمد تاجور نعیمی
۴) مولانا عارف حسین نعیمی

حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کے معاملے میں خوش نصیبی عطا فرمائی۔ چاروں صاحبزادگان نے اپنی صلاحیتوں سے اپنی شخصیت کو منوایا۔ جناب محفوظ الرحمٰن نعیمی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی علیہ الرحمہ اور مولانا عارف حسین نعیمی نے علمی و دینی شعبہ جات میں کارہائے نمایاں انجام دیئے اور دنیائے سنیت کو ایک علمی ذخیرہ عطا فرمایا۔

جناب محمد تاجور نعیمی نے رزقِ حلال کے سلسلے میں ٹیکنیکل کا شعبہ اختیار کیا اور اس شعبہ میں اپنا نام پیدا کیا۔

''جامعہ سراجیہ نعیمیہ للبنات'' کے قیام کے بعد صاحبزادہ محفوظ الرحمٰن نعیمی کے سپرد فرمایا۔ اس ادارہ نے خواتین کی تعلیم و تربیت میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

جب کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید علیہ الرحمہ نے اپنی علمی قابلیت سے مفتی صاحب کے جانشین ہونے کا حق ادا کر دیا۔ قابلیت

https://www.ashrafia.net

کی ہر سند کے لیے ڈاکٹر صاحب نے علمی سفر کو جاری رکھا۔
''جامعہ پنجاب'' اور ''جامعہ الازہر'' سے اکتسابِ علم کے بعد ''جامعہ نعیمیہ'' کے طلباء کو مستفید فرمایا۔ حفظِ قرآن، علمِ دین اور ڈاکٹریٹ کی دینی اور دنیاوی اسناد کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے شہادت کا تاج بھی حاصل کیا۔
مفتی صاحب کے صاحبزادگان میں راقم کی ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمہ سے ملاقات رہی۔ دو مرتبہ ''جامعہ نعیمیہ'' میں ان سے ملاقات کے لیے حاضری ہوئی اس کے علاوہ آپ بھی درگاہِ عالیہ اشرفیہ میں نہایت عقیدت ومحبت سے حاضر ہوئے اور مزارِ بزرگانِ اشرفیہ پر حاضر ہوئے ۔ والد صاحب حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے وصال کے بعد آپ تعزیت کے لیے تشریف لائے ،تعزیت کی اور کتاب میں اپنے تاثرات تحریر فرمائے۔
اللہ تعالیٰ ان کی مرقدِ مبارک پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔
حضرت مولانا عارف حسین نعیمی بھی مفتی صاحب کے علمی ورثہ کے امین ہیں اور تدریس ،تقریر اور تحریر میں مہارت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے اس خانوادے سے دنیائے اہلسنت کو مستفید فرمائے اور یہ خانوادہ اسی طرح پھلتا پھولتا رہے اور جامعہ نعیمیہ لاہور اسی طرح تشنگانِ علم کو فیضیاب کرتا رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ! مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ کا مشن ان کی اولاد اور ان کے شاگردوں کے ذریعے جاری وساری رکھے۔ آمین

بقیہ ''تقریبِ ختمِ بخاری''

کیونکہ شریعت ہر حال میں مقدم ہے۔ شریعت کا علم زبان سے حاصل ہوتا ہے اور طریقت کا علم نظر سے حاصل ہوتا ہے۔ حقیقت کا علم قلب سے حاصل ہوتا ہے اور معرفت کا علم روح سے حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ حضرات کو چاہیے کہ جب آپ عالمِ دین ہیں تو کسی نہ کسی شیخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کریں اور طریقت کا علم حاصل کریں۔ ہم یہاں آپ کو اپنی جانب سے دو سندیں دے رہیں ہیں ایک ''دعائے حزب البحر'' کی اور دوسری ''دلائل الخیرات'' کی اور الحمدللہ ! یہ دونوں سندیں متصل ہیں یعنی اس فقیر سے لے کر حضرت شیخ ابوالحسن علی شاذلی علیہ الرحمہ تک اور دوسری سند اس فقیر سے لے کر حضرت شیخ سلیمان جزولی علیہ الرحمہ تک ہے ،درمیان میں کوئی انقطاع نہیں۔ ان دونوں کو اپنے ورد میں رکھیں اور اس کے ذریعے روحانی فیوض وبرکات حاصل کریں۔
آخر میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آپ تمام حضرات کو علمِ دین پر عمل کرنے اور اس کو آگے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

https://www.ashrafia.net

کیا ہم ظالم نہیں؟؟

جناب حنظلہ اشرفی صاحب

تمام طبقات سے تعلق رکھنے والے کسی نہ کسی طرح ظلم کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں مگر اس بات سے بے خبر ہیں اس لیے کہ وہ ظلم کے وسیع معنی سے نہ آشنا ہیں۔ظلم کی تعریف ایک سمندر کی مانند ہے۔اس سمندر کو ایک بوند کی مانند اگر کیا جائے تو ''ظلم ہر اس کام کو کرنا ہے جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے منع فرمایا''۔ہمارے معاشرے میں اکثر مظلوم لوگ یہ شکوہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ظالم کا ظلم تو بڑھ ہی رہا ہے اللہ انہیں روکتا کیوں نہیں؟ تو یہ یاد رکھیے کہ ظالم کو اللہ کی طرف سے مہلت مل رہی ہے کہ وہ راہِ راست پر آجائے۔جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

"وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ"۔ (پارہ:۱۳،سورۃ الابراھیم،آیت:۴۲)

ترجمہ: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے اُنہیں ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لیے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

آیئے ہم اپنا محاسبہ کرتے ہیں۔

سب سے پہلا ظلم تو یہ کہ انسان دین کا علم حاصل نہیں کرتا:

یہ ایسا ظلم ہے کہ جو دیگر مظالم کو جنم دیتا ہیں۔اسلام کا یہ خاصہ ہے کہ انسان جیسے جیسے اور جس جس منصب پر فائز ہوتا جاتا ہے اُس پر اس کا علم حاصل کرنا فرض قرار دیتا ہے۔جیسے کوئی اپنا کاروبار شروع کرنا چاہتا ہے تو اُس پر اسلام یہ لازم کرتا ہے کہ کاروبار کے شرعی معاملات وتجارت کا علم حاصل کرو کہ یہ اس شخص کے لیے اور جس سے وہ کاروبار کر رہا ہے دونوں کے لیے ضروری ہے۔اگر انسان متعلقہ چیز کا علم ہی نہ رکھے تو پھر اپنے آپ کو اور ساتھ والوں کو ضرور نقصان پہنچائے گا۔جبکہ حضور سید عالم ﷺ نے ہم مسلمانوں کے لیے لازم قرار دیا کہ علم حاصل کریں جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہیں: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ"۔

(سنن ابن ماجہ،باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم،حدیث ۲۲۴)

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔علم دین کا حاصل نہ کرنا کیسے کیسے مظالم کو جنم دیتا ہے یہ ہم دیگر مظالم پر روشنی ڈالتے ہوئے سمجھ جائیں گے''۔

https://www.ashrafia.net

کسی کا ناحق مال کھالینا:

یہ دوسرا سب سے بڑا ظلم ہے یہ سب سے زیادہ وراثت، زکوٰۃ اور کاروبار کے معاملات میں پایا جاتا ہے۔ جب کہ قرآن کریم میں ناحق مال کھانے سے رکنے کا حکم آیا ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(پارہ:۲، سورۃ البقرۃ، آیت:۱۸۸)

ترجمہ: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھالو جان بوجھ کر۔

وراثت میں جو سب سے زیادہ ظلم ہوتا ہے وہ بیٹیوں پر ہوتا ہے جس کی ایک مثال یہ پائی جاتی ہے کہ لوگ اپنی زندگی میں اپنی بیٹیوں کو کچھ نہ کچھ دے کر کہتے ہیں کہ تمہیں وراثت میں سے دے دیا۔ جبکہ وراثت اس مال کو کہتے ہیں جو مرنے والا چھوڑ کر جاتا ہے۔ ابھی تو دینے والا زندہ ہے اور یہی سبب بنتا ہے کہ زیادہ تر بیٹیاں اپنے حصے سے محروم رہتی ہے۔

یوں ہی زکوٰۃ میں بھی مسائل پیش آتے ہیں کہ زکوٰۃ کا اصل حقدار محروم رہ جاتا ہے اس لیے کہ لوگوں نے یہ جانا ہی نہیں کہ زکوٰۃ پر سب سے پہلا حق کن کا ہے اللہ کریم فرماتا ہے کہ:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ

(پارہ:۱۰، سورۃ التوبہ، آیت:۶۰)

ترجمہ: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں (جمع کر کے لائیں) اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو۔

کاروبار میں بھی بہت سے لوگ پیسے ہونے کے باوجود کسی کا حق دبا کر بیٹھ جاتے ہیں اور زبان پر یہ جاری ہوتا ہے کہ حالات درست نہیں اور پھر واقعی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی اس ناشکری کے سبب اسے فقر و فاقہ میں ڈال دیتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ ناحق مال کھانے پر حضور ﷺ کی وعید بھی موجود ہے:

اِنَّهُ لَا يَقْتَطِعُ رَجُلٌ مَالًا اِلَّا لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ اَجْذَمُ

(معجم الکبیر، باب الالف، باب فیما اعد اللہ من عقابہ..... حدیث:۱۲۷)

''جو شخص پرایا مال لے لے گا وہ قیامت کے دن اللہ پاک سے کوڑھی (یعنی برص کا مریض) ہو کر ملے گا''۔

تیسرا ظلم جو علم نہ ہونے کے سبب ہم کرتے ہیں وہ امانت میں خیانت کرنا ہے۔

خیانت یہ نہیں کہ کسی نے مال رکھا یا آپ کے پاس اور آپ کھا گئے۔ خیانت یہ بھی ہے کہ آپ نے اجازت کے بغیر اس میں تصرف یعنی استعمال کر لیا پھر بعد میں دوسرا مال اس میں شامل کر لیا، خیانت یہ بھی ہے کہ کسی نے آپ کے پاس کچھ رکھوایا اور وہ کسی شخص کا مقروض تھا تو اس کی اجازت کے بغیر اس کا مال دے دیا، کسی نے کوئی بات بتائی اور منع کیا کہ آگے نہ بتانا

https://www.ashrafia.net

اور آگے بتا دی۔ یہ خیانت کرنے کی وہ صورتیں ہیں جو روزمرہ زندگی میں پائی جاتی ہے۔ خیانت کس قدر خطرناک ہے اس کا اندازہ اس حدیثِ مبارکہ سے واضح ہو جائے گا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ فُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا-أَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ. قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ.

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم الغلول وأنہ لا یدخل الجنۃ إلا المؤمنون، حدیث ۱۱۴)

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”خیبر کا دن تھا، صحابہ کرام کا ایک گروہ آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص شہید ہے، فلاں شہید ہے، یہاں تک کہ ایک شخص کا ذکر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ شہید نہیں ہے بے شک میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے، اس لیے کہ اس نے مالِ غنیمت میں سے چادر چرائی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے خطاب کے بیٹے! جاؤ لوگوں کو یہ بتا دو کہ جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو مومن ہوگا“۔ آپ کہتے ہیں کہ: میں نکلا اور پھر میں نے ندا دی کہ: اے لوگوں! خبردار بے شک جنت میں ایمان والے کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا“۔

مالِ غنیمت میں سے صرف ایک چادر بغیر اجازت نکالنا اتنا خطرناک ثابت ہوا کہ جنت میں نہ گیا اور شہادت کے مرتبہ سے بھی محروم ہو گیا تو ہم تو آئے دن کس قدر خیانت کرتے ہیں پھر ہمارا کیا حشر ہوگا۔

چوتھا ظلم حق تلفی کرنا ہے:

جس میں یتیم کا مال کھانا، ناپ تول میں کمی کرنا اور حق کسی کا ہو اور نا اہل اس کا حق چھین لے یہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ ہم حق چھیننا اتنا آسان سمجھ بیٹھے ہیں کہ اگر اس کی مثال بیان کی جائے تو کتابوں کی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ حق تلفی ایک کی مثال تو یہ ہے کہ کوئی شخص محنت و مشقت کر کے کسی کام کو حاصل کرنے ہی والا ہوتا ہے کہ دوسرا شخص کسی سفارش کے ذریعے اس کام کو حاصل کر لیتا ہے اور جو محنت و مشقت کرنے والا ہوتا ہے وہ محروم رہ جاتا ہے اور ایک مثال یہ بھی ملتی ہے کہ جب خود کچھ لینے جاتے ہیں تو ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ چیز پوری کی پوری ملے جب کہ ہماری دینے کی باری آتی ہے تو ہم ناپ تول میں کمی کرتے ہیں۔ حالانکہ حق تلفی کرنے والے کی کیا سزا ہے اس کی مثال قرآن میں یوں ملتی ہے:

كَلَّا إِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّيْنٍ. (پارہ: ۳۰، سورۃ المطففین، آیت: ۷)

ترجمہ: یقیناً بے شک بدکاروں (ناپ تول میں کمی کرنے والے) کا نامہ اعمال ضرور سجین (مہر لگائی ہوئی کتاب) میں ہے۔

مظالم میں ایک ظلم یہ بھی ہے کہ انسان جس چیز کا علم نہ رکھتا ہو مگر پھر بھی اس چیز میں اپنی رائے دے یہ بعض اوقات تو فائدہ

https://www.ashrafia.net

مند ہوتا ہے مگر اکثر اوقات یہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اس کو یوں سمجھیے کہ ایک شخص ہے اسے کوئی بیماری ہے آپ کو اس بیماری کے علاج کا تو علم ہے مگر اس شخص کی طبیعت کا مکمل معلوم نہیں اور آپ نے علاج بتا دیا اگر وہ شخص آپ کی بات پر عمل کر لیتا ہے اور اسے کچھ ہو جاتا ہے تو یہ آپ ہی کی غلطی ہوگی کہ آپ نے اس کے بارے میں پوری معلومات رکھے بغیر اسے وہ مشورہ دیا جو اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہوا۔ غلط مشورہ دینے کے متعلق حضور ﷺ نے منع فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقل فليتبوّأ مقعده من النار وَمَنِ استشارهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ فَقَدْ خَانَهُ ومن أفتى بِغَيْرِ ثَبْتٍ فَإِثْمُهُ عَلَى مَنْ أفتاه.

(الادب المفرد کتاب المشورہ باب اثم من اشار علی اخیہ بغیر رشد حدیث ۲۵۹)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری طرف کوئی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے اور جس سے اس کے کسی مسلمان بھائی نے مشورہ طلب کیا اور اس نے اسے غلط مشورہ دیا تو اس نے مشورہ لینے والے کی خیانت کی اور جس نے بغیر دلیل کے غلط فتویٰ دیا (اور فتویٰ لینے والے نے اس پر عمل کر لیا) تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا جس نے فتویٰ دیا“۔

اگر ہم ان مظالم پر غور کریں تو واقعی ہمیں یہ احساس ہوگا کہ کس قدر ہم غلط کر رہے ہیں اپنے ساتھ، ہمارے متعلقین کے ساتھ اور سب سے بڑھ کر ہمارے پیارے آقا ﷺ کے ساتھ کہ جب ان سے عرض کیا گیا:

وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سلِيمٍ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ: نعم فقيل: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا؟ قَالَ: نَعَمْ فَقِيلَ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: لَا۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان، فصل الثالث، حدیث: ۴۸۶۲)۔

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور سید المرسلین ﷺ سے عرض کیا گیا: کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ پھر عرض کیا گیا کہ: کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟ حضور جانِ عالم ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ پھر عرض کیا گیا کہ: کیا مومن جھوٹ بول سکتا ہے؟ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں علمِ دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:

”اخلاف لڑتے ہیں تو اسلاف کی روحیں بے چین ہو جاتی ہیں لہٰذا اپنے تمام اختلاف ختم کر کے ایک ہو جاؤ اور آپس میں خلوص و محبت کے ساتھ رہو تا کہ تمہارے اسلاف کی روحیں نہ صرف یہ کہ پرسکون رہیں بلکہ تمہارے لیے بارگاہ خداوندی میں دعا گو رہیں“۔ (راحۃ السالکین، ص: ۵۱)

https://www.ashrafia.net

عرفانِ شریعت

فقہی سوالات کے جوابات

ماہِ ذی القعدہ کے احکام ومسائل

حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ

سوال: ذوالقعدہ کا معنی کیا ہے؟

جواب: ذیقعدہ کے نام کی لغوی تحقیق اس مہینے کو عربی میں ''ذوالقعدہ'' یا ''ذی القعدہ'' کہا جاتا ہے۔ ذوالقعدہ یہ دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ (۱) ذو (۲) القعدہ ''ذو'' کا معنی اردو میں ''والے'' کے آتے ہیں اور ''قعدہ'' کے معنی بیٹھنے کے آتے ہیں

سوال: ماہِ ذوالقعدہ کو ذوالقعدہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: زمانہ جاہلیت میں اہلِ عرب اس مہینے میں جنگ و جدال کو حرام سمجھتے تھے اور اسلحہ رکھ دیتے تھے، کوئی کسی کو قتل نہیں کرتا تھا، حتی کہ باپ، بیٹے کے قاتل کو بھی اس مہینہ میں کچھ نہیں کہا جاتا تھا، چونکہ وہ لوگ اس مہینے میں قتل وقتال سے الگ تھلگ ہو کر بیٹھ جایا کرتے تھے، اس لیے اس مہینہ کا نام ''ذوالقعدہ'' یعنی بیٹھنے والا مہینہ رکھا گیا۔

(تفسیر طبری، ج:۳، ص:۵۰۹)

سوال: ماہِ ذوالقعدہ کے فضائل بتائیں؟

جواب: ذیقعدہ چار عظمت والے مہینوں میں سے ہے۔ ذیقعدہ کا مہینہ ان چار مہینوں میں سے ہے، جن کو اللہ تعالی نے ''اشہرِ حرم'' یعنی حرمت والے مہینے قرار دیا ہے۔

سورۃ التوبہ میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

ترجمہ: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے آسمان وزمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ (سورۃ التوبہ، آیت:۳۶)

اس کی تفصیل حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح آئی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''بے شک زمانہ پھر اپنی پہلی اسی ہیئت پر آ گیا ہے، جس پر اللہ تعالی نے آسمان وزمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ تین تو لگاتار یعنی ذیقعدہ ذی الحجہ، محرم اور چوتھا رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے''۔ (بخاری شریف، حدیث:۳۶۶۲)

سوال: رسول اللہ ﷺ نے اسی مہینے میں عمرے کیوں ادا فرمائے؟

جواب: جناب رسول اللہ ﷺ نے سارے عمرے ذیقعدہ میں ادا کیے، سوائے آخری عمرے کے، وہ حج کے مہینہ میں کیا

https://www.ashrafia.net

البتہ اس کا احرام ذیقعدہ میں باندھا تھا، جیسا کہ سنن ابی داؤد کی روایت میں ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ راجح قول کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے ادا فرمائے، ان میں سے تین تو ذیقعدہ میں جب کہ ایک عمرہ بروز اتوار ۴/ذی الحجہ ۱۰ھ کو حجۃ الوداع کے ساتھ ادا فرمایا، مدینہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی ماہِ ذیقعدہ میں ہوئی تھی اور احرام بھی آپ نے اسی مہینے میں باندھا تھا اور اس کے اعمال ذی الحجہ میں سرانجام دیئے تھے۔ (سنن ابی داود، حدیث:۱۹۹۳)

علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ ذیقعدہ میں یہ عمرے اس لیے ادا فرمائے تاکہ لوگ اس مہینے کی فضیلت اور عظمت سے واقف ہوجائیں اور اہلِ جاہلیت کی مخالفت بھی ہوجائے کیونکہ وہ اس مہینے میں عمرہ کرنا بڑا گناہ سمجھتے تھے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے اس مہینے میں عمرے ادا فرمائے تاکہ لوگ اس کے جواز کو اچھی طرح سمجھ لیں اور ان کے ذہنوں سے زمانۂ جاہلیت کے اثرات پوری طرح ختم ہوجائیں۔

سوال: اس مہینے میں روزے رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: ذیقعدہ اور بقیہ اشہرِ حُرم میں نفلی روزے رکھنا باعث فضیلت ہے۔

مجیبہ باہلیہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر چلے گئے اور ایک سال بعد دوبارہ آئے، اس مدت میں ان کی حالت و ہیئت بدل گئی تھی، کہنے لگے: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کون ہو؟'' جواب دیا: میں باہلی ہوں، جو کہ پہلے سال بھی حاضر ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوگیا؟ تمہاری تو اچھی خاصی حالت تھی؟'' جواب دیا: جب سے آپ کے پاس سے گیا ہوں، رات کے علاوہ کھایا ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے آپ کو تم نے عذاب میں کیوں مبتلا کیا؟'' پھر فرمایا: ''صبر کے مہینہ (رمضان) کے روزے رکھو اور ہر مہینہ میں ایک روزہ رکھو'' انہوں نے کہا: اور زیادہ کیجئے، کیونکہ میرے اندر طاقت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو دن روزہ رکھو''، انہوں نے کہا: اس سے زیادہ کی میرے اندر طاقت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین دن کے روزے رکھ لو''، انہوں نے کہا: اور زیادہ کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور (باقی) چھوڑ دو، حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور (باقی) چھوڑ دو، حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور (باقی) چھوڑ دو''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ کیا پہلے بند کیا پھر چھوڑ دیا۔ (سنن ابی داود، حدیث:۲۴۲۸)

https://www.ashrafia.net

تبصرہ

......تقیید العلم......

....کتاب اور کتابتِ علم....

ریسرچ اسکالر: صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی

کتاب: "تقیید العلم"

ترجمہ بنام: ''کتاب اور کتابتِ علم''

مصنف: حضرت امام ابوبکر خطیب بغدادی

مترجم: مفتی محمد الیاس رضا (مدرس: دارالعلوم میمن، کراچی)

اشاعت: جنوری 2025

ناشر: عزم نو پبلشرز، کراچی، پاکستان

زیرِ نظر کتاب "تقیید العلم" محدثِ وقت حضرت امام ابوبکر احمد بن علی المعروف خطیبِ بغدادی رحمہ اللہ کی ایک اہم تصنیف ہے جو تدوین حدیث اور علم کی حفاظت کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ جس میں حدیث کی کتابت کی ممانعت کے مسئلے کو نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب درس نظامی کے طلباء کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے قارئین کو نہ صرف حدیث کی تدوین کے تاریخی پس منظر کا علم ہوگا بلکہ کتابت و تصنیف کی اہمیت اور اس کے فوائد سے بھی آگاہی حاصل ہوگی۔

کتاب میں درج سوالات (مثلاً کتابت حدیث کی ممانعت کی اصل علت، ممانعت کی عمومی نوعیت اور اس کی مدت) کو بہت خوبی سے زیر بحث لایا گیا ہے۔ یہ کتاب اس حوالے سے ایک مکمل تحقیقی کتاب ہے، جس میں ممانعت اور اجازت کے متعلق روایات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور ان کے درمیان تطبیق یا ترجیح کی صورت بھی واضح کی گئی ہے۔ ان جوابات کے ذریعے کتاب نے علم و تحقیق کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے اور حدیث کی حجیت کو ثابت کرنے میں معاون ثابت ہوئی ہے۔

اسی طرح، کتاب میں نظم ونثر کا عمدہ امتزاج دیکھنے کو ملتا ہے، جو علمی مطالب کو ایک مؤثر اور دلنشین انداز میں پیش کرتا ہے۔ یہ کتاب ایک طرف تو تصنیف و تالیف کی اہمیت کو واضح کرتی ہے تو دوسری طرف حافظہ کے نقصانات اور تحریر کی دائمی حفاظت پر زور دیتی ہے، جو علماء کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہے۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا محمد الیاس رضا مدظلہ العالی نے کیا ہے جو ایک جید عالم دین، مفتی اور بہترین مدرس ہیں۔ موصوف عربی زبان پر مکمل عبور رکھتے ہیں اور دارالعلوم میمن میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ (بقیہ صفحہ نمبر: ۴۵)

https://www.ashrafia.net

سر کا درد

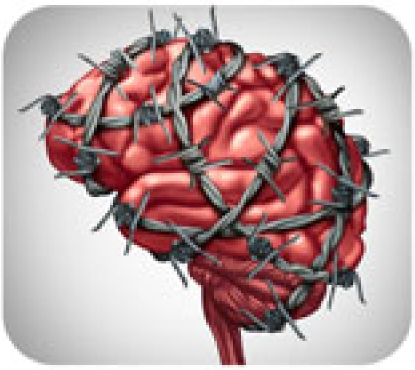

شہید وطن جناب حکیم محمد سعید مرحوم

سر کا درد ایک عام شکایت ہے کہ اگر اس کی تمام صورتوں اور کیفیتوں کا حساب لگایا جائے تو کوئی دو سو چالیس بنتی ہیں۔ درد سر کوئی مرض نہیں بلکہ یہ دوسرے امراض کی علامت کا درجہ رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر سردی یا گرمی لگنے سے زکام اور انفلوئنزا سے، بھوک سے اور پیاس کی شدت سے، زیادہ سگریٹ پینے سے درد سر ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ بلند فشار خون اور کم فشار خون دونوں سے سر درد کی شکایت ہوسکتی ہے۔ اگر بینائی کم ہو تو اعصاب پر مسلسل زور پڑتا ہے اور ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا رہتا ہے۔ ناک کی نالی اور حلقوم کے ورم میں بھی سر کا درد ہو جاتا ہے۔ زیادہ شور، تکان اور دباؤ سے بھی درد سر ہوسکتا ہے۔ غرض کہ اس کے بے شمار اسباب ہیں۔ پیٹ میں گیس وغیرہ بھی اس کا باعث ہوسکتی ہے اگر درد سر وقتی ہو اور مریض کو اس کا سبب معلوم ہو تو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے سے آرام آجاتا ہے۔

آج کل درد سر کی جو قسمیں عام ہیں ان میں ایک قسم دباؤ تناؤ کے درد سر کی ہے۔ جدید دور میں ایک شہری پر بے شمار دباؤ پڑتے ہیں۔ وہ ہر وقت مصروف اور اپنے آپ کو بے بس محسوس کرتا ہے۔ اس دباؤ تناؤ کی وجہ سے اس کا ہاضمہ بھی صحیح نہیں رہتا اور فراغت بھی ٹھیک نہیں ہوتی۔ وہ کوئی ورزش یا سیر بھی نہیں کرتا۔ سوائے اونچی آواز میں ریڈیو، ٹی وی یا ٹیپ ریکارڈ سننے کے اس کی تفریح کا کوئی مناسب سامان نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ اکثر درد سر میں مبتلا رہتا ہے اور پھر دفتر یا کام کی جگہ پر جیب میں درد سر کی کئی گولیاں اٹھائے پھرتا ہے، بلکہ ان کا عادی ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ صورت حال یقیناً تشویش ناک ہے۔ اس کا علاج دواؤں میں نہیں بلکہ اپنی مصروفیات و معمولات میں مثبت تبدیلی لانے میں ہے۔ اس کے لیے زندگی کے مطمع نظر اور طرز فکر پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ نکتہ ذہن نشین ہو جائے تو پھر دباؤ تناؤ سے اور اس کی وجہ سے درد سر اور کئی دیگر امراض سے چھٹکارا ممکن ہے۔

اگرچہ ہم سب تہذیب جدید کی زندگی کے جنگل میں گرفتار ہیں تاہم اسلام اس معاملے میں ہماری واضح راہنمائی کرتا ہے اس کرۂ ارض پر ہماری یہ زندگی عارضی سفر کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہماری اصل منزل اور ہے لہٰذا ہمیں اصل منزل کو بھی سامنے

https://www.ashrafia.net

رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے۔ گھر میں آرام کے لیے کچھ وقت نکالنا چاہیے۔ ہر روز چالیس منٹ ورزش یا سیر کرنی چاہیے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان باتوں پر عمل کرنے سے دباؤ تناؤ ضرور کم ہوگا۔

اگر دردسر کا واضح سبب معلوم ہے تو آپ اس سب کو دفع کیجئے۔ اگر آپ کو معلوم نہیں ہوسکتا تو معالج سے مشورہ کیجئے۔ بینائی کم ہے تو عینک لگوائیے، بلند فشار خون یا کم فشار خون ہے تو اس کا علاج کرائیے۔ اگر گلا، کان، ناک خراب ہے تو اس کا علاج کرائیے۔ نیم گرم پانی سے غسل کرنا، کسی باغ یا پارک کی سیر گھنٹہ بھر غم وفکر سے آزاد ہو کر بستر پر آرام کرنا، یہ تدبیریں بھی بڑی کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔ اچھی اور زود ہضم غذا کھانا اور پیٹ کو صاف رکھنا ضروری ہے۔ دردسر میں درد رفع کرنے والی گولیوں کی عادت نہیں ڈالنی چاہیے کوشش یہ کرنی چاہیے کہ آرام اور معمولات میں تبدیلی اور غذائی طریقے سے آپ کا سر کا درد دور ہو کیونکہ صحت قائم رکھنے کا فطری طریقہ یہی ہے۔

❁ .... ❁ .... ❁ .... ❁ .... ❁

ام المؤمنین **حضرت سیدہ اُمِ سلمہ** رضی اللہ عنہا
کا وصال ذوالقعدہ ۵۹ یا ۶۰ ھ میں
مدینہ منورہ میں ہوا...
آپ رضی اللہ عنہا
عابدہ، زاہدہ اور فقہ وحدیث میں ماہر تھیں

بقیہ ”تبصرہ... تقییدالعلم“

یہ ترجمہ ان حضرات کے لیے یقیناً ایک بہت بڑا تحفہ ہے جو عربی سے ناواقف ہیں یعنی اردو دان طبقہ اس ترجمہ کے ذریعے اُس چھپے ہوئے علمی خزانے تک پہنچ سکتا ہے جو عربی میں تھا اور اب اردو زبان میں منتقل ہو گیا ہے، یقیناً یہ موصوف کی ایک بہت بڑی کاوش ہے۔ اس ترجمے نے کتاب کی افادیت کو مزید بڑھا دیا ہے اور اس کے پیغام کو عوام الناس تک پہنچانے میں مدد دی ہے۔ اب ہر وہ شخص جو اردو زبان سمجھتا ہے وہ اس کے ذریعے معلومات حاصل کرسکتا ہے۔

مجموعی طور پر، کتاب "تقیید العلم" ایک تحقیقی اور علمی کتاب ہے، جس نے تصنیف وتالیف کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے۔ اس کتاب کی افادیت صرف علمی حلقوں تک ہی محدود نہیں بلکہ ہر شخص کے لیے جو علم کی قدر کرتا ہے، ایک قیمتی اثاثہ ثابت ہوگی اللہ پاک سے دعا ہے کہ اس کتاب کے مصنف خطیب بغدادی قدس سرہ کے درجات کو بلند فرمائے، ان کے روحانی تصرفات میں اضافہ فرمائے اور مترجم مفتی محمد الیاس رضا مدظلہ العالی کو علم و عمل اور صحت وتندرستی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے اور ان کی اس علمی کاوش کو عوام وخواص میں مقبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

”کتابت وطباعت کے لحاظ سے بھی یہ بہترین ہے اور ٹائٹل بھی دل آویز ہے۔ یہ کتاب مکتبہ رضا نے شائع کی ہے اور اہلسنت کے دیگر کتب خانوں پر دستیاب ہے“۔

https://www.ashrafia.net

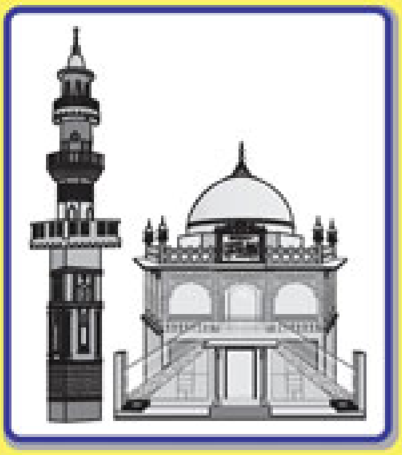

الاشرف نیوز

صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی

محفلِ ختم قرآن:

۱۸ مارچ ۲۰۲۵ء بروز منگل بعد نمازِ تراویح "جامعہ طاہر اشرف" میں محفلِ ختم قرآن کی تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں الحمدللہ! اس سال ۱۲ کلامِ مجید مکمل ہوئے۔ یہ سلسلہ گزشتہ کئی سالوں سے جاری وساری ہے۔ مختلف شعبہ حفظ وقرآن کے طلبہ مل کر کلامِ مجید نمازِ تراویح میں سناتے ہیں، جس سے ان کی منزل بھی پکی ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے۔ اس پروگرام کی صدارت حضور فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے فرمائی۔ خانوادۂ اشرفیہ کی دیگر شہزادگان نے بھی اس محفل میں شرکت کی۔ محفل کے اختتام پر طلبہ میں تحائف پیش کیے گئے۔

سالانہ محفل ختم القرآن ویوم مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم:

۲۱/مارچ بروز جمعہ بعد نمازِ عشاء ہر سال کی طرح درگاہِ عالیہ اشرفیہ جامع مسجد قطب ربانی میں محفل ختم القرآن کا انعقاد ہوا۔ جس میں شہزادۂ فخر المشائخ مخدوم زادہ حافظ سید مکرم اشرف جیلانی نے ۲۰/روزہ نمازِ تراویح میں کلامِ مجید سنایا۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں مریدین ومعتقدین نے محفل میں شرکت کی خصوصی خطاب حضور فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں قرآن اور شانِ مولیٰ کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بیان کیا محفل کے اختتام پر خصوصی دعا اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

سالانہ محفل شبِ قدر:

۲۳/مارچ ۲۰۲۵ء بروز اتوار بعد نمازِ عشاء رات ۲ بجے جامع مسجد نورانی، نیو کراچی G-11 میں محفل نعت وبیان کا اہتمام ہوا۔ صاحبزادہ سید شایان اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید محمود اشرف جیلانی نے ہدیۂ نعت پیش کی بعد ازاں حضور فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں رمضان المبارک کے آخری عشرے کی مبارک ساعتوں کو گزارنے کے بارے میں مختلف اوراد ووظائف بیان کیے اور ساتھ ہی ساتھ معتکفین کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ کم سے کم ایک کلامِ پاک ضرور ختم کریں اور جتنا زیادہ ہو سکے درودِ پاک اور استغفار کی کثرت کریں۔

https://www.ashrafia.net

محفل کے اختتام پر حلقہ ذکر کا اہتمام ہوا اور صاحبزادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور حضور فخر المشائخ مدظلہ العالی نے رات کے آخری حصہ میں خصوصی دعا فرمائی۔

اسلامک ڈیجیٹل اسٹوڈیو:

سوشل میڈیا اس وقت دین کے پھیلانے کا ایک بڑا اہم ذریعہ ہے۔ رمضان المبارک کی ان ساعتوں میں اسلامک ڈیجیٹل اسٹوڈیو نے بڑے احسن طریقے کے ساتھ دینی پیغام کو مختلف جہتوں سے عوام الناس تک پہنچانے میں بڑی محنت کی۔ اس موقع پر حضور فخر المشائخ مدظلہ العالی یکم رمضان تا ۲۸ ر رمضان مختلف دنوں میں آئی۔ ڈی۔ ایس چینل پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے روحانی مسائل کے حل کے لیے وظائف تجویز فرمائے۔ اس کے علاوہ پاکستان ٹیلی ویژن اور دیگر چینلز پر بھی آپ نے مختلف موضوعات پر گفتگو فرمائی۔

اشرفی شبینہ:

الحمدللہ! ہر سال کی طرح اس سال بھی درگاہِ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد، فردوس کالونی میں ۲۶ ویں اور ۲۷ ویں شب اور جامع مسجد امیر حمزہ، ناظم آباد میں ۲۸ اور ۲۹ ویں شب دو روزہ ''اشرفی شبینہ'' کا اہتمام ہوا۔ جس میں ''جامعہ طاہر اشرف'' کے طلبہ اور خانوادۂ اشرفیہ کے حفاظِ کرام نے حصہ لیا اور کلامِ مجید کی تلاوت فرمائی۔ درگاہ اشرفیہ میں تقریباً ہر سال ہی آخری ۹ پارے خانوادۂ اشرفیہ کے شہزادگان تلاوت فرماتے ہیں اور ۳۰ واں پارہ حضور فخر المشائخ مدظلہ العالی تلاوت فرماتے ہیں۔ شبینہ کے اختتام پر محفلِ ذکر کا بھی اہتمام ہوا۔ بعد ازاں حضور فخر المشائخ مدظلہ العالی نے ۲۷ ویں شب کی پُرنور ساعتوں میں خصوصی دعا فرمائی۔ محفل کے بعد سحری کا بھی اہتمام ہوا۔

محفلِ ذکر و فکر:

۲۶ ر مارچ ۲۰۲۵ء بروز بدھ بعد نمازِ تراویح رات ۱۲ بجے مرکزِ اہلسنت مصلح الدین گارڈن، میمن مسجد میں محفل ذکر و فکر برائے معتکفین کا اہتمام ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں معتکفین اور عوام الناس نے شرکت کی۔ حضور فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے خصوصی تربیتی بیان فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں اصلاحِ اعمال پر گفتگو فرمائی خطاب کے بعد ذکر، صلوٰۃ وسلام اور خصوصی دعا ہوئی۔

تعزیت:

گزشتہ ماہ خانوادۂ اشرفیہ کی عظیم روحانی شخصیت، نبیرۂ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں و شہزادۂ سرکارِ کلاں، حضرت صاحبزادہ سید علی اشرف جیلانی علیہ الرحمہ طویل علالت کے بعد بمبئی کے ایک ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ نے سیاسی میدان میں بھی کافی خدمات سرانجام دیں اور کئی مرتبہ اہم عہدوں پر فائز رہے اور اس کے ذریعے ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمات سرانجام دیں۔

ہم ادارۂ الاشرف کی جانب سے خانوادۂ سرکار کلاں سے دلی اظہار تعزیت کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ

https://www.ashrafia.net

پاک ان کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور ان کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

محفلِ نعت و بیان:

۲۶ رمارچ ۲۰۲۵ء بروز بدھ بعد نمازِ تراویح تقریباً رات ۲ بجے میمن جامع مسجد صدیق آباد میں محفل کا اہتمام ہوا۔ جس سے خصوصی خطاب مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں **''توبہ واستغفار کی فضیلت''** قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کی۔ خطاب کے بعد صلوٰۃ التسبیح کا بھی اہتمام ہوا اور آخر میں خصوصی دعا ہوئی۔

محفلِ ختم القرآن:

۲۷ رمارچ ۲۰۲۵ء بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء جامع مسجد غوثیہ گلبہار میں محفل ختم القرآن کا اہتمام ہوا۔ الحمدللہ! اس سال بھی ۲ کلامِ پاک مکمل ہوئے۔ مسجد کے مین ہال میں علامہ حافظ عرفات قادری اشرفی نے کلامِ مجید مکمل فرمایا اور مسجد کی پہلی منزل پر مخدوم زادہ حافظ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی نے کلامِ مجید مکمل فرمایا۔ حضور فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خصوصی بیان فرمایا محفل کے اختتام پر شیرنی تقسیم کی گئی۔

محفلِ شب قدر:

ہر سال کی طرح اس سال بھی ۲۷ ویں شب کو جامع مسجد قادری، خاموش کالونی میں محفل بسلسلہ شب قدر کا اہتمام ہوا۔ جس سے خصوصی خطاب بدر المشائخ ابو الحسنین صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں شبِ قدر کی فضیلت کو بیان کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ: ''یہ رات ہزار مہینے سے بہتر ہے یعنی اس ایک رات میں عبادت کرنا ایسا ہے کہ جیسے اس نے ہزار مہینے عبادت کی اس لیے ہمیں چاہیے کہ ان تمام طاق راتوں کو عبادت و ریاضت سے مزین کرتے ہوئے گزاریں''۔ خطاب سے قبل صاحبزادہ سید علی المرتضیٰ اشرف جیلانی اور صاحبزادہ سید محمود اشرف جیلانی نے ہدیۂ نعت پیش کی۔

سمنانی ویلفیئر (ٹرسٹ):

الحمدللہ! اس سال بھی رمضان المبارک کے پُرنور مہینے میں سمنانی ویلفیئر (ٹرسٹ) کی جانب سے حضور فخر المشائخ مدظلہ العالی کی سرپرستی میں مختلف مقامات پر **''افطار کیمپ''** لگائے گئے۔ جس سے کثیر تعداد میں عوام الناس نے روزہ افطار کیا۔ اس کے علاوہ سمنانی ویلفیئر (ٹرسٹ) کی جانب سے **''راشن کیمپ''** بھی لگایا گیا، جس میں بہت کم داموں میں ضروری اشیاء کو فروخت کیا گیا۔ اس کے علاوہ **''راشن کی تقسیم''** کا بھی اہتمام ہوا جن میں خصوصاً سفید پوش ساداتِ کرام اور دیگر حضرات کو خاموشی کے ساتھ راشن پہنچایا گیا اور عید کے موقع پر **''عیدی''** بھی تقسیم کی گئی۔

ہماری قارئین سے گزارش ہے کہ آپ بھی **''سمنانی ویلفیئر''** (ٹرسٹ) کا ساتھ دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔